روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السّلام

جلد ۱۱

انجامِ آتھم مع ضمیمہ

دیباچہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصانیف اس سے قبل رُوحانی خزائن کے نام سے ایک سیٹ کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں لیکن ایک عرصہ سے نایاب ہونے کی وجہ سے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ اس رُوحانی مائدہ کو دوبارہ شائع کر کے تشنہ روحوں کی سیرابی کا سامان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ اسکی دی ہوئی توفیق سے خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اب ان کتب کو دوبارہ سیٹ کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ کتب اکثر چونکہ اُردو زبان میں ہیں اور اُردو دان طبقہ کی اکثریت پاکستان میں ہے اس لئے مناسب تو یہ تھا کہ ان کتب کی اشاعت بھی پاکستان میں ہوتی۔ لیکن ناگزیر مشکلات کی وجہ سے مجبوراً بیرون پاکستان سے ہی ان کی اشاعت کا فیصلہ کرنا پڑا۔

اس ایڈیشن کے سلسلہ میں چند امور قابل ذکر ہیں۔

ا۔ قرآنی آیات کے حوالے موجودہ طرز پر (نام سورۃ : نمبر آیت) نیچے حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔

ب۔ سابقہ ایڈیشن سے محض کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔

ج۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی انگریزی عبارات کو صاف TYPE میں پیش کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو ان رُوحانی خزائن کے ذریعہ راہِ ہدایت نصیب فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبولیت بخشے۔ آمین

خاکسار

الناشر

۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء

مبارک احمد ساقی ایڈیشنل ناظر اشاعت

رُوحانی خزائن کی یہ گیارھویں جلد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "انجام آتھم" معہ ضمیمہ پر مشتمل ہے۔

انجام آتھم

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پادری ڈپٹی عبداللہ آتھم کی وفات پر تالیف فرمائی۔ جو ۲۷ رجولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروزپور واقع ہوئی۔ اس کتاب میں آپ نے آتھم سے متعلقہ پیشگوئی پر روشنی ڈالی ہے اور عیسائیوں، مسلمان علماء، صوفیاء اور سجادہ نشینوں کو مباہلہ کے لئے دعوت دی ہے۔ اور عربی زبان میں ایک مکتوب باسمِ اہلِ علم اور فقراء منقطعین کے نام لکھا ہے جس میں آپ نے تائیداتِ الٰہیہ اور ان نشانوں کا ذکر فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے۔

اسی طرح ضمیمہ انجام آتھم میں آپ نے بزبان اردو نشانات کا ذکر فرماتے ہوئے اپنے تین سو تیرہ (۳۱۳) اصحاب کی فہرست لکھی ہے جو حدیث نبویؐ کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے والی ہے کہ مہدی کے پاس ایک کتاب میں بدری اصحاب کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ اصحاب کے نام لکھے ہوئے ہونگے۔

پیشگوئی متعلقہ آتھم

رُوحانی خزائن جلد ششم کے پیش لفظ میں جنگِ مقدس کے کوائف کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پادریوں کے درمیان ہوئی ذکر کرکے ہم نے لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دُعاؤں کے نتیجہ میں آپ کو جو نشان دیا اُس کی تفصیل ہم کتاب انجام آتھم کی اشاعت کے وقت لکھیں گے۔

جنگ مقدس یعنی مباحثہ کے آخری دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا :-

"آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جبکہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے

جنابِ الٰہی میں دُعا کی کہ تو اِس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں۔ تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اُس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اِس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمدًا جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اُس کو سخت ذلت پہنچے گی **بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے** اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اُس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی۔"

اِس پیشگوئی کے اعلان پر یہ پندرہ دن کی جنگِ مقدس ختم ہوگئی اور اِس پیشگوئی کے نتیجہ کا لوگ انتظار کرنے لگے۔ اور اللہ تعالیٰ کا چونکہ منشا تھا کہ اِس نشان کو ایک عظیم الشان صورت میں ظاہر کرے اور اُس کی صورت یوں ہوئی کہ جب پیشگوئی کی میعاد پندرہ ماہ (از ۵ رجون ۱۸۹۳ء تا ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء) ختم ہوگئی اور عبداللہ آتھم جو اس جنگ مقدس میں مناظر تھا مطابق پیشگوئی رجوع الی الحق کرنے کی وجہ سے نہ مرا تو عیسائیوں نے اُسے عیسائیت کی اسلام پر فتح قرار دیا۔ اور چھ ستمبر کو انہوں نے امرتسر میں ایک جلوس بھی نکالا۔ اور اُن کی خوشی منانے میں بعض نادان علماء اور اُن کے تابع نام کے مسلمان بھی شریک ہوئے۔ اور ادھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میعاد گذرتے ہی ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو رسالہ "انوار الاسلام" شائع فرمایا جس میں آپ نے یہ تحریر فرمایا کہ یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کے ارادہ اور حکم کے موافق نہایت صفائی سے میعاد کے اندر پوری ہوگئی۔ اور اگر عبداللہ آتھم کا دل جیسا کہ پہلے تھا ویسا ہی توہین اور تحقیر اسلام پر قائم رہتا اور اسلامی عظمت کو قبول کر کے حق کی طرف رجوع کرنے کا کوئی حصہ نہ لیتا تو اس میعاد اندر اُس کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے الہام نے مجھے جتلا دیا کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے اسلام کی عظمت اور اس کے رُعب کو تسلیم کر کے حق کی طرف رجوع کرنے کا کسی قدر حصہ لیا۔ جس حصہ نے اُس کے وعدۂ موت اور کامل طور کے ہاویہ میں تاخیر ڈال دی اور ہاویہ میں تو گرا لیکن اس بڑے ہاویہ سے تھوڑے دنوں کے لئے بچ گیا جس کا نام موت ہے۔ اور پیشگوئی "بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے" کا فقرہ بے فائدہ نہ تھا۔ اِس لئے جس قدر اُس نے رجوع کیا اُس کا اُسے فائدہ پہنچ گیا۔ پس فتح اسلام کی ہوئی اور عیسائیوں کو ذلت اور ہاویہ نصیب ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آتھم کے

رجوع کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اطلاع دی وہ یہ تھی :-

" اطلع اللّٰہ علیٰ ھمّہ و غمّہ ولن تجد لسنۃ اللّٰہ تبدیلا۔
ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔
وبعزّتی وجلالی انک انت الاعلیٰ ونمزّق الاعداء کل ممزّق
ومکر اولئک ھو یبور۔ انا نکشف السرّ عن ساقہ یومئذ
یفرح المؤمنون۔ " (انوار الاسلام)

"یعنی خدا تعالیٰ نے آتھم کے ہمّ وغم پر اطلاع پائی اور اُس کو مہلت دی جبتک کہ وہ بے باکی اور سخت گوئی اور تکذیب کی طرف میل کرے اور خدا تعالیٰ کے احسان کو بھلا دے۔

پھر فرمایا - خدا تعالیٰ کی یہی سنّت ہے - یعنی عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر دل کے کسی گوشہ میں بھی خوف الٰہی مخفی ہو اور دھڑکا شروع ہو جائے - تو عذاب الٰہی نازل نہیں ہوتا - اور دوسرے وقت پر جا پڑتا ہے - اور تو ربّانی سنّتوں میں تغیّر و تبدّل نہیں پائے گا -

اور جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا - تعجب مت کرو - اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمہیں کو ہے - اگر تم ایمان پر قائم رہو - اور مجھے میری عزّت اور جلال کی قسم ہے - کہ تو ہی غالب ہے اور ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دیں گے - یعنی اُن کو ذلت پہنچے گی - اور اُن کا مکر ہلاک ہو جائے گا - اور خدا تعالےٰ بس نہیں کرے گا - اور نہ باز آئے گا جب تک دشمنوں کے تمام مکروں کی پردہ دری نہ کرے اور اُن کے مکر کو ہلاک نہ کر دے - اور ہم حقیقت کو ننگا کر کے رکھ دینگے - اُس دن مومن خوش ہونگے - "

نیز حضورؑ نے فرمایا :-

کہ پیشگوئی میں فریق مخالف کے لفظ سے وہ گروہ مراد ہے جو اس بحث سے تعلق رکھتا تھا - خواہ وہ خود بحث کرنے والا تھا یا معاون یا حامی یا سرگروہ تھا - ہاں سب سے مقدّم آتھم تھا - اور اس فریق میں سے کوئی بھی ہاویہ کے اثر سے خالی نہ رہا - مثلاً

۱ - اوّل خدا تعالےٰ نے پادری رائٹ کو لیا - جو اس جماعت کا سرگردہ تھا - اور

امرتسر مشن کا آنریری مشنری تھا۔ عین جوانی میں ناگہانی موت سے اس جہان سے گذر گیا۔ ڈاکٹر کلارک اور دوسروں کو بھی اُس کی بے وقت موت نے ایسے دُکھ اور درد میں ڈالا جو ہاویہ سے کم نہ تھا۔ چنانچہ گرجے میں اُس کی موت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے پریچر نے کہا :۔

"آج رات خدا کے غضب کی لاٹھی ہم پر چلی اور اُس کی خفیہ تلوار نے بے خبری میں ہم کو قتل کیا۔"

۲ ۔ پادری نورمین لاہور میں مرے۔

۳ ۔ پادری ہاول اور پادری عبداللہ بھی سخت بیماریوں کے ہاویہ میں گرائے گئے۔

۴ ۔ جنڈیالہ کا ڈاکٹر یوحنا جو عیسائیوں کا ایک اعلیٰ رُکن تھا جس کو عین مباحثہ میں طبع مباحثہ کا کام سپرد کیا گیا تھا میعاد مقررہ کے اندر مرا۔

۵ ۔ پھر سب پادریوں اور خصوصاً پادری عماد الدین کو جو اپنے آپ کو مولوی کے لقب سے ملقب کرتے تھے اور قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت پر معترض تھے سخت ذلت پہنچی۔ جب انہیں رسالہ نور الحق کے مقابلہ میں جو آپؑ نے میعاد پیشگوئی کے اندر لکھا تھا پانچہزار روپیہ انعام کے وعدہ کے ساتھ رسالہ لکھنے کی دعوت دی گئی۔ بالمقابل ویسا رسالہ لکھنے سے اُن کے عاجز آنے سے انہیں سخت ذلت پہنچی ۔ اور پانچہزار روپیہ لینے کی بجائے ہزار لعنت اُن کے حصّہ میں آئی۔

آتھم کے رجوع بحق ہونے کے قرائن

نیز آپ نے فرمایا کہ الہام کے علاوہ بعض ایسے قرائن بھی موجود ہیں جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آتھم نے رجوع الی الحق کیا۔

اوّل پیشگوئی سُنتے ہی آتھم کے چہرہ پر ایک خوفناک اثر پیدا ہو گیا تھا۔ اور اُس کے حواس کی پریشانی اُسی وقت سے دکھائی دینے لگی تھی۔ پھر وہ روز بروز بڑھتی گئی اور آتھم کے دل و دماغ پر اثر کرتی گئی اور یہاں تک کہ جیسا کہ اخبار "نور افشاں" میں آتھم نے خود شائع کر دیا ڈراونی تمثلات کا نظارہ شروع ہو گیا۔

اور اس پیشگوئی کو سُنتے وقت نہ صرف آتھم پر اثر ہُوا بلکہ تمام عیسائیوں پر ہُوا۔ اِس لئے انہوں نے پیش بندی کے طور پر اُسی دم کہنا شروع کر دیا تھا کہ آتھم کے مرنے کی تو ایک

ڈاکٹر نے خبر بھی دے رکھی ہے کہ چھ ماہ تک مر جائے گا۔

دوسرا قرینہ آتھم کے رجوع بحق ہونے کا وہ تین حملے ہیں جو بقول اُس کے اُس کی جان لینے کے لئے کئے گئے۔ پہلا حملہ اُس نے یہ بیان کیا کہ اُسے ایک خونی سانپ دکھائی دیا جو بقول اُس کے تعلیمیافتہ تھا جو ہماری جماعت کے بعض لوگوں نے اُسے ڈسنے کے لئے چھوڑا تھا۔ اُس سانپ کی قہری تجلّی سے مرعوب ہو کر سخت گرمی کے موسم میں اپنی بیوی اور بچوں کی جُدائی برداشت کر کے امرتسر چھوڑ کر آتھم صاحب لدھیانہ میں اپنے داماد کے پاس پناہ گزیں ہوئے۔ تو وہاں بعض مسلّح آدمی نیزوں کے ساتھ اُن کو دکھائی دیئے۔ جو اُن کے احاطہ کوٹھی کے اندر آ کر بس قریب ہی آ پہنچے ہیں اور قتل کرنے کیلئے مستعد ہیں۔ اُن کا یہ خوف اور بے آرامی اور دل کی غمناکی اور پریشانی بڑھتی چلی گئی۔ اور حق کے رُعب نے انہیں دیوانہ سا بنا دیا۔ تب لدھیانہ سے بھی وہ بھاگے اور فیروز پور اپنے دوسرے داماد کے ہاں پہنچے۔ اور پیشگوئی کی عظمت نے اُن کی وہ حالت بنا رکھی تھی جو ایسے شخص کی ہوتی ہے جو یقین یا ظن رکھتا ہو کہ شائد عذاب الٰہی نازل ہو جائے۔ فیروز پور میں جیسا کہ وہ لکھتے ہیں انہوں نے دیکھا کہ بعض آدمی تلواروں اور نیزوں کے ساتھ آ پڑے اور انہیں خطرناک خوف طاری ہوا۔ اور اس تمام عرصہ میں ایک حرف بھی اسلام کے برخلاف مُنہ سے نہ نکالا اور یہ تینوں حملے جیسا کہ انہوں نے الزام لگایا ہماری جماعت کی طرف سے نہیں تھے۔ نہ کسی احمدی نے کوئی سانپ سکھا کر آتھم صاحب کو ڈسنے کے لئے چھوڑا تھا اور نہ نیزوں اور تلواروں سے مسلّح آدمی اُن کے قتل کے لئے بھیجے جو پولیس کے پہرہ کی موجودگی میں حملہ کے لئے کوٹھی میں داخل ہوئے۔ اور سوائے آتھم کے اَور کسی کو نظر نہ آئے۔ اور نہ انہیں کسی نے پکڑا۔ اور پھر آتھم صاحب نے باوجود ریٹائرڈ اکسٹرا اسسٹنٹ ہونے کے کسی پر نالش بھی نہ کی۔ یہ تینوں حملے درحقیقت اسلامی پیشگوئی کی ہیبت کا نتیجہ تھے اور یہ حملے اُن کے مرعوب اور خوفزدہ دل اور دماغ کے تصوّری تمثّلات تھے۔

پس اسلامی پیشگوئی کا ہولناک اثر اس کے دل پر ہوا اور اُس نے اپنے دل کے تصوّرات اور اپنے افعال و حرکات اور خوفِ شدید اور اپنے ہراساں دل سے عظمتِ اسلامی کو قبول کر لیا۔ اور خوف دکھایا۔ اور سخت ڈرا۔ اِس لئے خدا تعالےٰ نے اپنی سنّت کے موافق اُس سے وہ معاملہ کیا جو ڈرنے والے دل سے ہونا چاہیئے۔ حق کی طرف جُھکنا اور اسلامی عظمت کو

اپنی خوفناک حالت کے ساتھ قبول کرنا درحقیقت ایک ہی بات ہے۔ اور یہ حالت ایک رجوع کرنے کی قسم ہے۔ اگرچہ ایسا رجوع عذاب آخرت سے نہیں بچا سکتا مگر عذاب دنیوی میں مزود تاخیر ڈال دیتا ہے۔ آپ نے قرآن و بائیبل کے حوالہ جات سے ثابت کیا کہ الہامی پیشگوئیوں سے ڈرنا رجوع میں داخل ہے۔ اور رجوع عذاب میں تاخیر ڈال دیتا ہے۔

تیسرا قرینہ آتھم کے رجوع الی الحق کا یہ ہے کہ الہام نے ظاہر کردیا ہے کہ اس نے پیشگوئی کی شرط کے مطابق ایسا رجوع الی الحق کیا ہے جس کی وجہ سے وہ کامل ہاویہ یعنی موت کے عذاب سے بچ گیا۔ اور ایسا اس لئے بھی ہونا چاہیئے تھا کہ آتھم کی موت کے معاملہ کو فریق مخالف نے پہلے مشتبہ کردیا تھا کہ آتھم کے مرنے کی تو ایک ڈاکٹر نے خبر بھی دے رکھی ہے کہ چھ ماہ تک مر جائیگا۔ کوئی کہتا مرنا کوئی نئی بات ہے۔ کوئی کہتا کمزور بڈھاہے موت کیا تعجب۔ کوئی کہتا جادو سے مار دیں گے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے موت کے پہلو کو ٹال دیا۔ اور مسٹر آتھم کے دل پر عظمت اسلام کا رعب ڈال کر پیشگوئی کے شرط والے پہلو سے اُس کو حصّہ دے دیا۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی قدیم سنّت کے موافق موت سے بچ گیا۔

چوتھا قرینہ آتھم کے رجوع الی الحق کا اُس کا باوجود چار ہزار روپیہ انعام دیئے جانے کے قسم کھانے سے انکار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آتھم کو ایک رجسٹری خط میں اپنے الہام کا ذکر کرکے لکھا کہ بجز خدا تعالیٰ اور میرے اور آپ کے دل کے اور کسی کو خبر نہیں۔ سو اگر آپ الہام کو سچا نہیں سمجھتے تو تین مرتبہ قسم کھا کر صاف کہدیں کہ یہ الہام جھوٹا ہے۔ اگر الہام سچّا ہے اور مَیں نے ہی جھوٹ بولا ہے تو اے قادر غیور خدا مجھ کو سخت عذاب میں مبتلا کر اور اسی میں مجھ کو موت دے دے۔ آپ نے ایسی قسم کھانے پر ایک ہزار روپیہ انعام مقرر کیا۔ پھر دوسرے اشتہار میں دو ہزار روپیہ اور تیسرے اشتہار میں تین ہزار روپیہ اور چوتھے اشتہار میں چار ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا اگر وہ یہ قسم کھا جائیں کہ

"پیشگوئی کے دنوں میں ہرگز مَیں نے اسلام کی طرف رجوع نہیں کیا اور ہرگز اسلام کی عظمت میرے دل پر مؤثر نہیں ہوئی۔ اور اگر مَیں جھوٹ کہتا ہوں تو اے قادر خدا! ایک سال تک مجھ کو موت دے کر میرا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر۔"

نیز فرمایا :-

"اب اگر آتھم صاحب قسم کھائیں تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے جس کے ساتھ

کوئی بھی شرط نہیں اور تقدیر مبرم ہے۔"

نیز آپؑ نے فرمایا:۔

"اگر تاریخ قسم سے ایک سال تک وہ زندہ سالم رہا تو وہ اس کا روپیہ ہوگا اور پھر اس کے بعد یہ تمام قومیں مجھ کو جو سزا دینا چاہیں دیں۔ اگر مجھ کو تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کریں تو میں عذر نہیں کرونگا۔ اور خود میرے لئے اس سے زیادہ اور کوئی رسوائی نہیں ہوگی کہ میں اُن کی قسم کے بعد جس کی میرے ہی الہام پر بنا ہے جھوٹا نکلوں۔"

مگر آپؑ نے واضح الفاظ میں فرما دیا:۔

"آتھم اس اشتہار کی طرف رُخ نہیں کریگا کیونکہ کاذب ہے اور اپنے دل میں خوب جانتا ہے کہ وہ اس خوف سے مرنے تک پہنچ چکا تھا اور اس کا دل گواہی دیگا کہ ہمارا الہام سچا ہے۔ گو وہ اس بات کو ظاہر نہ کرے۔ لیکن اگر دنیا کی ریاکاری سے اس مقابلہ پر آئے گا تو پھر الٰہی عذاب کامل طور پر رجوع کرے گا۔"

اور فرمایا:۔

"اگر آتھم کو عیسائی لوگ ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیں اور پھر ذبح بھی کر ڈالیں تب بھی وہ قسم نہیں کھائیں گے۔"

اور آپؑ نے نہایت تحدّی سے فرمایا کہ اگر رجوع کیا ہے اور پھر منکر ہے تو قسم کھانے کے بعد "ضرور بغیر تخلّف اور بغیر استثنار کسی شرط کے اس پر موت آئیگی۔"

اور فرمایا:۔

"اگر آتھم نے جھوٹی قسم کھالی تو ضرور فوت ہو جائیں گے۔"

نیز فرمایا:۔

"قسم کھانے کے بعد خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ قطعی فیصلہ کرے۔ سو قسم کھانے کے بعد ایسے مکّار کا پوشیدہ رجوع ہرگز قبول نہیں ہوگا۔"

پھر آپؑ نے پادریوں کو قسم کا واسطہ دے کر آتھم کو قسم کھانے پر آمادہ کرنے کے لئے اپیل کی اور فرمایا کہ:۔

"جو ولدالحلال ہے اور درحقیقت عیسائی مذہب کو ہی غالب سمجھتا ہے

تو چاہیئے کہ ہم سے دو ہزار روپیہ لے لے اور آتھم صاحب سے ہمارے منشاء کے مطابق قسم دلا دے پھر جو کچھ چاہے ہمیں کہتا رہے۔"

مگر آتھم صاحب پر کسی کی اپیل کا اثر نہ ہوا اور قسم کھانے پر آمادہ نہ ہوئے۔

آتھم صاحب کا عذر

آتھم صاحب سے جب قسم کا باصرار مطالبہ کیا گیا تو انہوں نے کہا:۔

اگر مجھے قسم دینا ہے تو عدالت میں میری طلبی کرایئے۔ یعنی بغیر جبر عدالت میں قسم نہیں کھا سکتا۔ مگر اُس نے یہ نہ سوچا کہ جو سچائی کے اظہار کے لئے قسم نہیں کھاتے وہ نیست و نابود کئے جائیں گے۔ (یرمیاہ $\frac{12}{12}$)

نیز انہوں نے کہا کہ ہمارے مذہب میں قسم کھانا ممنوع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا مفصل جواب دیا۔ کہ حضرت عیسیٰؑ جانتے تھے کہ قسم کھانا شہادت کی رُوح ہے۔ وہ اس کو حرام قرار نہیں دے سکتے تھے۔ الٰہی قانون قدرت اور انسانی صحیفۂ فطرت اور انسانی کانشنس گواہ ہے کہ قطع خصومات کے لئے انتہائی حد قسم ہے۔ گورنمنٹ کے تمام عہدیدار قسم اٹھاتے ہیں پطرس۔ پولوس اور خود مسیح نے قسم کھائی۔ فرشتے بھی قسم کھاتے ہیں۔ خدا بھی قسم کھاتا ہے۔ نبیوں نے بھی قسمیں کھائیں۔ آپؑ نے یہ تمام امور مع حوالہ جات بائیبل لکھے۔

بعض معترضین نے کہا۔ ہوسکتا ہے کہ ایک برس میں انہوں نے مرہی جانا ہو۔ آپؑ نے اس کے جواب میں فرمایا:۔

"اب تو دو خداؤں کی لڑائی ہے۔ یہ ٹھیک نہیں کہ شائد برس میں مرنا ممکن ہے اگر اسی طرح کی قسم راستی کی آزمائش کے لئے ہم کو دی جائے تو ہم ایک برس کیا دس برس تک زندہ رہنے کی قسم کھا سکتے ہیں۔ کیونکہ دینی بحث کے وقت ضرور خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔"

اور فرمایا:۔

"مَیں جانتا ہوں کہ مقابلہ کے وقت خدا تعالیٰ ضرور مجھے زندہ رکھیگا اور اس قسم والے برس میں ہم نہیں مریں گے۔ کیونکہ ہمارا خدا قادر حیّ وقیوم ہے۔"

پھر آپؑ نے آتھم کے خط مطبوعہ "نور افشاں" مؤرخہ ۲۱؍ستمبر ۱۸۹۴ء کے جواب میں جو خط لکھا اُس میں آپؑ نے تحریر فرمایا:۔

"میں نے خدا تعالیٰ سے سچا اور پاک الہام پاکر یقینی اور قطعی طور پر جیسا کہ آفتاب نظر آجاتا ہے معلوم کر لیا ہے کہ آپ نے میعادِ پیشگوئی کے اندر اسلامی عظمت اور صداقت کا سخت اثر اپنے دل پر ڈالا۔ اور اِس بنا پر پیشگوئی کے وقوع کا ہم و غم کمال درجہ پر آپ کے دل پر غالب ہوا۔ میں اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ بالکل صحیح ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے مکالمہ سے مجھکو یہ اطلاع ملی ہے۔ اور اُس پاک ذات نے مجھے یہ اطلاع دی ہے کہ جو انسان کے دل کے تصوّرات کو جانتا اور اُس کے پوشیدہ خیالات کو دیکھتا ہے۔ اور اگر میں اس بیان میں حق پر نہیں تو خدا مجھ کو آپ سے پہلے موت دے۔ پس اِس وجہ سے میں نے چاہا کہ آپ مجلسِ عام میں قسم غلیظ مؤکد بعذاب موت کھاویں۔ ایسے طریق سے جو میں بیان کر چکا ہوں۔ تا میرا اور آپ کا فیصلہ ہو جائے اور دنیا تاریکی میں نہ رہے۔ اور اگر آپ چاہیں گے تو میں بھی ایک برس یا دو برس یا تین برس کے لئے قسم کھا لوں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ سچا ہرگز برباد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہی ہلاک ہو گا جس کو جھوٹ نے پہلے سے ہلاک کر دیا ہے۔ اگر صدقِ الہام اور صدقِ اسلام پر مجھے قسم دی جائے تو میں آپ سے ایک پیسہ نہیں لیتا۔ لیکن آپ کو قسم کھانے کے وقت تین ہزار کے بدرے پہلے پیش کئے جائیں گے۔"

لیکن آتھم صاحب نہ قسم کھانے کے لئے تیار ہوئے اور نہ انہوں نے حق کو ظاہر کیا۔ اخفائے حق کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار انہیں موت سے بھی ڈرایا تھا۔ چنانچہ آپؑ نے "انوار الاسلام" میں تحریر فرمایا:—

۱۔ "ضرور تھا کہ وہ کامل عذاب (یعنی موت) اُس وقت تک تھما رہے جب تک کہ وہ (یعنی آتھم) بے باکی اور شوخی سے اپنے ہاتھ سے اپنے لئے ہلاکت کے اسباب پیدا کرے۔"

۲۔ "وہ بڑا بادیہ جو موت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اُس میں کسی قدر (آتھم صاحب کو) مہلت دی گئی ہے۔"

۳۔ "یاد رہے کہ مسٹر عبد اللہ آتھم میں کامل عذاب (یعنی موت) کی بنیادی اینٹ رکھ دی گئی ہے اور وہ عنقریب بعض تحریکات سے ظہور میں آجائیگی۔"

۴ ۔ اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ میں لکھا :۔

" اور ہنوز بس نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ میں بس نہیں کرونگا جب تک اپنے قوی ہاتھ کو نہ دکھلاؤں۔ اور شکست خوردہ گروہ کی سب پر ذلت ظاہر نہ کروں۔ ہاں اُس نے اپنی اس عادت اور سُنت کے موافق جو اس کی پاک کتابوں میں مندرج ہے آتھم صاحب کی نسبت تاخیر ڈال دی۔ کیونکہ مجرموں کے لئے خدا کی کتابوں میں یہ ازلی وعدہ ہے جس کا تخلف روا نہیں کہ خوفناک ہونے کی حالت میں اُن کو کسی قدر مہلت دی جاتی ہے۔ اور پھر اصرار کے بعد پکڑے جاتے ہیں ......

اب اگر آتھم صاحب قسم کھالیویں تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں اور تقدیر مبرم ہے۔ اور اگر قسم نہ کھاویں تو پھر بھی خدا تعالیٰ ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑے گا جس نے حق کا اخفاء کرکے دنیا کو دھوکا دینا چاہا۔"

۵ ۔ رسالہ "ضیاء الحق" مطبوعہ مئی ۱۸۹۵ء میں فرمایا :۔

" مگر تاہم یہ کنارہ کشی آتھم کی (یعنی قسم سے انکار کرنا) بے سود ہے کیونکہ خدا تعالیٰ مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑتا۔ نادان پادریوں کی تمام یاوہ گوئی آتھم کی گردن پر ہے .... آتھم اس جرم سے بَری نہیں کہ اُس نے حق کو علانیہ طور پر زبان سے ظاہر نہیں کیا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ میں سات اشتہارات شائع کئے۔ آخری ساتواں اشتہار جو آتھم صاحب مطالبہ قسم کے سلسلہ میں دیا گیا اُس کی تاریخ ۳۰ ر دسمبر ۱۸۹۵ء ہے۔ اس کے بعد آتھم صاحب کا انکار کمال کو پہنچ گیا اور اس کے بعد ہم نے تبلیغ کو چھوڑ دیا اور خدا تعالیٰ کے وعدہ کا انتظار کرنے لگے۔ سو آتھم صاحب نے اس ساتویں اشتہار کی اشاعت کے بعد سات مہینے ختم نہ کئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق بسزا موت اسے ہاویہ میں گرادیا۔ جیسے اُس نے دُنیا سے حق کو چھپایا تھا خدا تعالیٰ نے اُسے دُنیا کی نظروں سے زمین کے نیچے چھپا دیا۔ اس کی موت سے فریق مخالف میں صف ماتم بچھ گئی۔ بلکہ سُنا گیا ہے کہ ایک عیسائی بھولے خاں پر اس کی موت کی خبر اس قدر شاق گذری کہ اُس نے کہا یقیناً اب میرا جینا مشکل ہے۔ چنانچہ دل پر سخت صدمہ پہنچنے کی وجہ سے وہ مر ہی گیا۔ اور اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ گویا مہدی کے وقت عیسائیوں سے کچھ مناظرہ

واقعہ ہوگا۔ جو بعد میں ایک فتنۂ عظیمہ کی طرح ہو جائیگا۔ اُس وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی کہ
حق آلِ مہدی میں ہے۔ اور شیطان سے یہ آواز آئیگی کہ حق آلِ عیسیٰ کے ساتھ ہے۔ یعنی عیسائی سچے
ہیں۔ لیکن آسمانی آواز درست ہوگی کہ حق آلِ مہدی میں ہے۔ یعنی فتح اسلام کی ہوگی نہ کہ
عیسائیوں کی۔

اسی طرح اس پیشگوئی سے قریباً سولہ سال پہلے کے وہ الہامات جو براہین احمدیہ میں
طبع شدہ تھے پورے ہوئے جن میں عیسائیوں کے ایک مکر کا اور پھر مسلمانوں اور عیسائیوں
کے مل کر ایک فتنہ برپا کرنے کا ذکر ہے۔ (دیکھو تفصیل روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۹۳ وجلد ہذا
صفحہ ۲۸۹-۲۹۰ وحاشیہ صفحہ ۳۰۵-۳۰۶)

آتھم کے مرجانے کے بعد بھی جب عیسائی اور اُن کے ہم نوا مولوی یہ کہنے سے باز نہ آئے
کہ آتھم سے متعلقہ پیشگوئی غلط نکلی اور عیسائیوں کی فتح ہوئی تو آپؑ نے "انجام آتھم" میں لکھا

"آتھم کے معاملہ میں کسی پادری صاحب یا کسی اور عیسائی کو شک ہے اور
خیال کرتا ہے کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی تو لازم ہے کہ مجھ سے مباہلہ کرلے۔" صفحہ ۳۲

اور مسلمان مولویوں سے خطاب کرتے ہوئے ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۵ میں تحریر فرمایا:—

"میں یقیناً جانتا ہوں کہ اگر کوئی میرے سامنے خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اس
پیشگوئی کے صدق سے انکار کرے تو خدا تعالیٰ اُس کو بغیر سزا کے نہیں چھوڑے گا
اوّل چاہیئے کہ ان تمام واقعات سے اطلاع پاوے تا بےخبری اُس کی شفیع نہ ہو
پھر بعد اس کے قسم کھاوے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور جھوٹی ہے۔ پھر
اگر وہ ایک سال تک اس قسم کے وبال سے تباہ نہ ہو جائے اور کوئی فوق العادت
مصیبت اس پر نہ پڑے تو دیکھو کہ میں سب کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ اس صورت
میں میں اقرار کروں گا کہ میں جھوٹا ہوں۔ اگر عبدالحق اس بات پر اصرار کرتا
ہے تو وہی قسم کھاوے اور اگر محمد حسین بٹالوی اس خیال پر زور دے رہا
ہے تو وہی میدان میں آوے۔ اور اگر مولوی احمد اللہ امرتسری یا ثناء اللہ
امرتسری ایسا ہی سمجھ رہا ہے تو انہیں پر فرض ہے کہ قسم کھانے سے اپنا
تقویٰ دکھلاویں۔ اور یقیناً یاد رکھو کہ اگر ان میں سے کسی نے قسم کھائی کہ
آتھم کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور عیسائیوں کی فتح ہوئی تو خدا

اُس کو ذلیل کرے گا۔ روسیاہ کرے گا۔ اور لعنت کی موت سے اُس کو ہلاک کرے گا کیونکہ اُس نے سچائی کو چھپانا چاہا جو دینِ اسلام کے لئے خدا کے حکم اور ارادہ سے زمین پر ظاہر ہوئی۔ مگر کیا یہ لوگ قسم کھائیں گے؟ ہرگز نہیں کیونکہ یہ جھوٹے ہیں۔" (صفحہ ۳۰۹ جلد ہذا)

لیکن نہ عیسائیوں میں سے کسی کو جرأت ہوئی کہ وہ مباہلہ کرتا اور نہ مولویوں میں سے کسی کو قسم کھانے کی جرأت ہوئی۔ اس طرح آتھم سے متعلقہ پیشگوئی اپنی تمام شوکت اور کمال شان سے پوری ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آتھم کے رجوع الی الحق اور مطابق سنّتِ الٰہیہ کامل عذاب کے التواء سے متعلق جو بذریعہ وحیٔ الٰہی اطلاع دی تھی اُسکی صداقت روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوگئی اور اس وحی کا یہ حصّہ

"وبعزّتی وجلالی انک انت الاعلٰی ونمزّق الاعداء کلّ ممزّق ومکر اولٰئک ھو یبور۔ انا نکشف السرّ عن ساقہ۔ یومئذ یفرح المؤمنون۔"

"یعنی اور مجھے میری عزّت اور جلال کی قسم ہے کہ تُو ہی غالب ہے۔ اور ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دینگے یعنی اُن کو ذلت پہنچے گی اور اُن کا مکر ہلاک ہو جائیگا۔ اور خدا تعالیٰ بس نہیں کرے گا اور باز نہیں آئیگا جب تک دشمنوں کے تمام مکروں کی پردہ دری نہ کرے اور اُن کے مکر ہلاک نہ کر دے۔ اور ہم حقیقت کو ننگا کرکے رکھ دینگے۔ اُس دن مومن خوش ہونگے۔"

یہ حصّہ وحی الٰہی کا جس عجیب انداز اور ایمان افروز رنگ میں پورا ہُوا اس کی تفصیل ہم روحانی خزائن جلد ۱۲ میں پیش لفظ میں بیان کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت عیسٰیؑ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے

ضمیمہ انجام آتھم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجیلی بیانات کی بنا پر الزامی رنگ میں یسوع مسیح کے کچھ حالات بیان کئے ہیں جنہیں آپ کے مخالفین بطور اعتراض پیش کرتے ہیں کہ گویا آپ نے خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ مثلاً

مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی نے اپنی کتاب "اشد العذاب" میں اور مولوی احمد علی صاحب نے اپنے کتابچہ کہ "مسلمان مرزائیوں سے کیوں متنفر ہیں؟" اور اسی طرح مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی ۔ اور مولوی محمد علی صاحب کانپوری نے یہی اعتراض کیا ہے ۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ اس اعتراض کا جواب اختصار سے دیدیا جائے ۔

یاد رہے کہ ضمیمہ انجام آتھم کی جس عبارت کو مذکورہ بالا علماء نے قابلِ اعتراض قرار دیا ہے اُسی کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ وضاحت کی ہے :۔

۱۔ "کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی ۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ اُن کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال اُن پر ظاہر کریں .... اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالےٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا ۔ اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعوٰی کیا ۔ الخ"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۹)

اور فرمایا کہ :۔

"اگر پادری اَب بھی اپنی پالیسی بدل دیں اور عہد کریں کہ آئندہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہیں نکالیں گے تو ہم بھی عہد کرینگے کہ آئندہ نرم الفاظ کے ساتھ اُن سے گفتگو ہوگی ۔ ورنہ جو کچھ کہیں گے اُس کا جواب سُنیں گے ۔"

(حاشیہ در حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۹)

۲ ۔ اور فرماتے ہیں :۔

"سو ہم نے اپنے کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی مسیح مراد لیا ہے ۔ اور خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ بن مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن میں ہے وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں ۔ اور یہ طریق ہم نے برابر چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں سُنکر اختیار کیا ہے ۔"

پھر ایسے معترض مولویوں کا ذکر کرکے جو عیسائیوں کو معذور خیال کرتے اور کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کچھ بے ادبی نہیں کرتے ۔ فرماتے ہیں :۔

"ہمارے پاس پادریوں کی کتابوں کا ایک ذخیرہ ہے جنہوں نے اپنی عبارت کو

صدہا گالیوں سے بھر دیا ہے جس مولوی کی خواہش ہو وہ آکر دیکھ لے۔"

(تبلیغ رسالت جلد چہارم صفحہ ۹۵-۹۶)

۳۔ اسی طرح اشتہار "قابل توجہ ناظرین" میں فرماتے ہیں:۔

" اس بات کو ناظرین یاد رکھیں کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں ہمیں اس طرز سے کلام کرنا ضروری تھا۔ جیسا کہ وہ ہمارے مقابل پر کرتے ہیں۔ عیسائی لوگ درحقیقت ہمارے اُس عیسٰی علیہ السلام کو نہیں مانتے جو اپنے تئیں صرف بندہ اور نبی کہتے تھے اور پہلے نبیوں کو راستباز جانتے تھے۔ اور آنے والے نبی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر سچے دل سے ایمان رکھتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پیشگوئی کی تھی۔ بلکہ ایک شخص یسوع نام کو مانتے ہیں جس کا قرآن میں ذکر نہیں اور کہتے ہیں کہ اُس شخص نے خدائی کا دعوٰی کیا۔ اور پہلے نبیوں کو بٹمار وغیرہ ناموں سے یاد کرتا تھا۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شخص ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا سخت مکذّب تھا۔ اور اُس نے یہ بھی پیشگوئی کی تھی کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئینگے۔ سو آپ لوگ خوب جانتے ہیں کہ قرآن شریف نے ایسے شخص پر ایمان لانے کے لئے ہمیں تعلیم نہیں دی بلکہ ایسے لوگوں کے حق میں صاف فرمادیا ہے کہ اگر کوئی انسان ہو کر خدائی کا دعوٰی کرے تو ہم اس کو جہنم میں ڈالیں گے۔ اسی سبب سے ہم نے عیسائیوں کے یسوع کے ذکر کرنے کے وقت اس ادب کا لحاظ نہیں رکھا جو سچے آدمی کی نسبت رکھنا چاہیئے۔ ...... پڑھنے والوں کو چاہیئے کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسٰی علیہ السلام کو نہ سمجھ لیں۔ بلکہ وہ کلمات اُس یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں جس کا قرآن و حدیث میں نام و نشان نہیں۔"

(تبلیغ رسالت جلد پنجم صفحہ ۳)

۴۔ اور پادری فتح مسیح کو جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حد درجہ ناپاک اتہام لگائے تھے مخاطب کرکے فرماتے ہیں:۔

" ہم کسی عدالت کی طرف رجوع نہیں کرتے اور نہ کرینگے۔ مگر آئندہ کے لئے سمجھاتے ہیں کہ ایسی ناپاک باتوں سے باز آجاؤ اور خدا سے ڈرو جس کی طرف پھرنا ہے۔ اور حضرت مسیح کو بھی گالیاں مت دو۔ یقیناً جو کچھ تم جناب مقدس نبوی کی نسبت

بُرا کہو گے وہی تمہارے فرضی مسیح کو کہا جائیگا۔ مگر ہم اُس سچے مسیحؑ کو مقدس اور بزرگ اور پاک جانتے اور مانتے ہیں جس نے نہ خدائی کا دعویٰ کیا نہ بیٹا ہونے کا اور جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر دی اور اُن پر ایمان لایا۔"
(نُور القرآن ۲ صـ ۱۳)

۵ - اور فرماتے ہیں :—
" ہم لوگ جس حالت میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور نیک اور راستباز مانتے ہیں تو پھر کیونکر ہمارے قلم سے اُن کی شان میں سخت الفاظ نکل سکتے ہیں ۔"
(کتاب البریّہ صـ ۹۳)

۶ - اور فرماتے ہیں :—
" ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور اُن کی نبوت پر ایمان لاویں ۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو اُنکی شان بزرگ کے برخلاف ہو ۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکہ کھانے والا اور جھوٹا ہے۔"
(ایام الصلح ٹائٹل پیج صـ ۲)

۷ - اور فرماتے ہیں :—
" حضرت مسیحؑ کے حق میں کوئی بے ادبی کا کلمہ میرے مُنہ سے نہیں نکلا ۔ یہ سب مخالفوں کا افتراء ہے ۔ ہاں چونکہ درحقیقت کوئی ایسا یسوع مسیح نہیں گذرا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہو اور آنے والے نبی خاتم الانبیاء کو جھوٹا قرار دیا ہو اور حضرت موسیٰؑ کو ڈاکو کہا ہو ۔ اِس لئے مَیں نے فرض محال کے طور پر اس کی نسبت ضرور بیان کیا ہے کہ ایسا مسیح جس کے یہ کلمات ہوں راستباز نہیں ٹھیر سکتا لیکن ہمارا مسیح ابن مریم جو اپنے تئیں بندہ اور رسول کہلاتا ہے اور خاتم الانبیاء کا مصدّق ہے اُس پر ہم ایمان لاتے ہیں ۔"
(تریاق القلوب طبع اوّل حاشیہ صـ ۲۷)

کیا کوئی منصف مزاج مذکورہ بالا تصریحات کے باوجود کہہ سکتا ہے کہ آپؑ نے نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دی ہیں اور اُن کی توہین کی ہے ۔ اور متکلّمین کا ہمیشہ سے یہ طریق چلا آیا ہے کہ وہ فریقِ مخالف کی مسلّمات کی بنا پر بطور الزامی جواب کلام کرتے ہیں حالانکہ

اُن کا اپنا وہ عقیدہ نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر میں اہلسنت والجماعت کے اُن دو علماء کے اقوال پیش کرتا ہوں جو فنِ مناظرہ میں غایت درجہ شہرت رکھتے ہیں بلکہ علمائے اہل سنت کے مقتدا مانے جاتے ہیں۔ اُن میں سے ایک مولوی آلِ حسن صاحب ہیں۔ وہ اپنی کتاب "استفسار" میں جو "ازالۃ الاوہام" مؤلفہ مولوی رحمت اللہ صاحب کرانوی مہاجر مکیؒ کے حاشیہ پر چھپی ہے تحریر فرماتے ہیں:-

۱ - "حضرت عیسٰیؑ کا بن باپ ہونا تو عقلاً مشتبہ ہے اس لئے کہ حضرت مریم یوسف کے نکاح میں تھیں۔ چنانچہ اس زمانہ کے معاصرین لوگ یعنی یہود جو کچھ کہتے ہیں سو ظاہر ہے۔" ص۲۲

۲ - "اور ذرے گریبان میں سر ڈال کر دیکھو کہ معاذ اللہ حضرت عیسٰی کے نسب نامہ مادری میں دو جگہ تم آپ ہی زنا ثابت کرتے ہو (یعنی تامار اور اوریاہ)" (ص۴۳)

۳ - "ازانجملہ کلیتًہ یہ بات ہے کہ اکثر پیشگوئیاں انبیائے بنی اسرائیل اور حواریوں کی ایسی ہیں جیسی خواب اور مجذوبوں کی بڑ۔ .... پس اگر انہیں باتوں کا نام پیشگوئی ہے تو ہر ایک آدمی کے خواب اور ہر دیوانہ کی بات کو ہم پیشگوئی ٹھیرا سکتے ہیں۔" (صفحہ ۱۳۳)

۴ - "عیسٰی بن مریم کہ آخر درماندہ ہو کر دنیا سے انہوں نے وفات پائی۔" ص۲۳۴

۵ - "اور سب عقلاء جانتے ہیں کہ بہت سے اقسام سحر کے مشابہ ہیں معجزات سے خصوصًا معجزاتِ موسویہ اور عیسویہ سے۔" ص۳۳۶

۶ - "اشعیاہ اور ارمیاہ اور عیسٰی کی غیب گوئیاں قواعد نجوم اور رمل سے بخوبی نکل سکتی ہیں بلکہ اس سے بہتر۔" ص۳۳۶

۷ - "حضرت عیسٰیؑ کا معجزہ احیائے میت کا بعضے بھان متی کرتے پھرتے ہیں۔ کہ ایک آدمی کا سر کاٹ ڈالا۔ بعد اس کے سب کے سامنے دھڑ سے ملا کر کہا اُٹھ کھڑا ہو۔ وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور سانپ کو نیولے سے ٹکڑے ٹکڑے کروا دیا بعد اس کے سب ٹکڑے اس کے برابر رکھ کر تو نبی بجائی اور وہ رینگنے لگا۔ اور

اچھا بھلا ہو گیا - اور منتر سے جھاڑ پھونک کر دیو بھوت کو دفع کرنا اور بعض بیماریوں سے چنگا کرنا یہ تو سینکڑوں سے ہوتا دیکھا ہے -" صـ ۳۳۶

۸ - "یسوع نے کہا - میرے لئے کہیں سر رکھنے کی جگہ نہیں - دیکھو یہ شاعرانہ مبالغہ ہے - اور صریح دنیا کی تنگی سے شکایت کرنا اقبح ترین ہے -" صـ ۳۴۹

۹ - "ان (پادری صاحبان) کا اصل دین و ایمان آ کر یہ ٹھیرا ہے کہ خدا مریم کے رحم میں جنین بن کر خون حیض کا کئی مہینے تک کھاتا رہا - اور علقہ سے مضغہ اور مضغہ سے گوشت اور اس میں ہڈیاں بنیں - اور اس کے مخرج معلوم سے نکلا - اور ہگتا موتتا رہا - یہاں تک کہ جوان ہو کر اپنے بندے یحیٰی کا مرید ہوا اور آخر کار ملعون ہو کر تین دن دوزخ میں رہا -" (صفحہ ۳۵۰ - ۳۵۱)

۱۰ - "پس معلوم ہوا کہ حضرت عیسٰی کا سب بیان معاذ اللہ جھوٹ ہے اور کرامتیں اگر بالفرض ہوئی بھی ہوں تو ویسی ہی ہونگی جیسی مسیح دجّال کی ہونے والی"۔
(صفحہ ۳۶۹)

۱۱ - "یہودی لوگ کہتے ہیں کہ ہم میں سے جو لوگ توریت کے عالم تھے انہوں نے تو حضرت عیسٰی سے کوئی معجزہ دیکھا نہیں - اور چند بچھوؤں اور ملاحوں احمقوں کا کیا اعتبار - عوام الناس تو ذرے سے شعبدہ میں آ جاتے ہیں -" صـ ۳۷۱

۱۲ "تیسری انجیل کے آٹھویں باب کے دوسرے اور تیسرے درس سے ظاہر ہے کہ بہتیری رنڈیاں اپنے مال سے حضرت عیسٰی کی خدمت کرتی تھیں پس اگر کوئی یہودی از راہ خباثت اور بد باطنی کے کہے کہ حضرت عیسٰی خوشرو نوجوان تھے - رنڈیاں انکے ساتھ صرف حرامکاری کے لئے رہتی تھیں - اسی لئے حضرت عیسٰی نے بیاہ نہ کیا اور ظاہر یہ کرتے تھے کہ مجھے عورت سے رغبت نہیں - کیا جواب ہوگا؟ - اور پہلی انجیل کے باب یازدہم کے درس نوزدہم میں حضرت عیسٰی نے مخالفوں کا خیال اپنے حق میں قبول کر کے کہا کہ میں تو بڑا کھاؤ اور شرابی ہوں - پس دونوں باتوں کے ملانے سے اور شراب کی بدمستیوں کے لحاظ سے جو کوئی کچھ بدگمانی نہ کرے سو تھوڑا ہے - اور دشمن کی نظر میں کیسی تن آسانی اور بے ریاضتی حضرت عیسٰی کی بوجھی جاتی ہے -"
(صفحہ ۳۹۰ - ۳۹۱)

۱۴ - حضرت عیسیٰ نے یہودیوں کو حد سے زیادہ جو گالیاں دیں توظلم کیا۔" ص۴۱۹
ہم نے یہ بطور نمونہ اُن کی کتاب سے بعض عبارات پیش کی ہیں - اور وہ آخر میں لکھتے ہیں:-
" خداوند تعالےٰ مجھے انبیاء کی توہین اور تکذیب سے محفوظ رکھے - مگر صرف پادری صاحبوں کے الزام کے لیے نقل کرتا ہوں -" (استفسار صفحہ ۴۱۹ - ۴۲۰)
اب چند حوالے مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم مہاجر مکّی کی کتاب "ازالۃ الاوہام" سے پیش کئے جاتے ہیں - فرماتے ہیں :-

۱ - " معجزات موسویہ مثل عصا وغیرہ .... معجزہ ندانند - زیراکہ مثل آنہا ساحران ہم کردہ بودند - اکثر معجزاتِ عیسویہ را معجزات ندانند زیراکہ مثل آنہا ساحراں ہم میسازند - ویہود آنجناب را چوں نبی نمے دانند وہمچو معجزات ساحر میگویند -" ص۱۲۹

۲ - " جناب مسیح اقرار میفرمایند کہ یحییٰ نہ نان میخورانیدند نہ شراب می آشامیدند وآنجناب شراب ہم مے نوشیدند - ویحییٰ در بیابان مے ماندند وہمراہ جناب مسیح بسیار زنان ہمراہ مے گشتند و مالِ خود را مے خورانیدند - وزنانِ فاحشہ پائہا آنجناب را بوسیدند - وآنجناب مرتا مریم را دوست میداشتند - و خود شراب برائے نوشیدند ودیگر کساں عطا مے فرمودند -" ص۳۷

۴ - " ونیز وقتیکہ یہودا فرزند سعادتمند شاں از زوجۂ پسر خود زنا کرد و حاملہ گشت وفارص را کہ از آباء واجداد وسلیمان وعیسیٰ علیہما السلام بود زائید ہیچ کس را ازینہا سزائے ندادند" (یعنی یعقوب) ص۴۰۵

اس کتاب میں ایسی باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں - اور انہوں نے الزامی جواب دینے کی غرض یہ لکھی ہے :-

" وادب تقاضا نمیکرد کہ بر پیشینگوئی جناب مسیح حرفے بر زبان قلم آید مگر چونکہ علمائے مسیحیہ پیشینگوئیہا جناب سیدالانس والجان چشم انصاف بستہ باعتراض پیش مے آئند ازیں جہت بطور الزام محض برائے آگاہی ایں فرقہ بر پیشینگوئیہا مندرجہ عہد جدید چیزے آشنائے زبان قلم مے گردد تا ایں فرقہ را اطلاع شود کہ مخالف را بحسب رائے خود اگر از انصاف چشم بندد راہیست وسیع -" ص۳۴۸

اب انصاف کرنا چاہیئے کہ اگر مذکورہ بالا مقتدر علماء پر باوجود ان اقوال کے جو انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت لکھے ہیں توہینِ مسیح علیہ السلام کا اعتراض نہیں کیا جاتا اور اُن کا عذر کہ یہ جوابات الزامی طور پر دیئے گئے ہیں قابلِ قبول ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے یہی اقوال موجبِ توہینِ مسیح کیوں قرار دیئے جاتے ہیں؛ حالانکہ آپؑ نے تو اتنی احتیاط فرمائی ہے کہ جس کے بعد کوئی عقلمند شخص جو تعصّب سے خالی ہو وہم بھی نہیں کر سکتا کہ آپؑ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے۔

آپؑ نے اپنی متعدد کتب میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ آپؑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مثیل ہیں اور ایک دوسرے سے ایسے مشابہ اور مماثل ہیں گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ تو پھر آپؑ اپنے مثیل اور ہمنام کی کیونکر توہین کر سکتے تھے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:—

"موسیٰؑ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں سو میں اُس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہمنام ہوں۔ اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۶)

اور فرماتے ہیں:—

"اور یاد رہے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزّت کرتے ہیں اور ان کو خدا کا نبی سمجھتے ہیں۔ اور ہم اُن یہودیوں کے اُن اعتراضات کے مخالف ہیں جو آج کل شائع ہوئے ہیں۔ مگر ہمیں یہ دکھلانا منظور ہے کہ جس طرح یہود محض تعصّب سے حضرت عیسیٰؑ اور اُن کی انجیل پر حملے کرتے تھے اسی رنگ کے حملے عیسائی قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں۔ عیسائیوں کو مناسب نہ تھا کہ اس طریق میں یہودیوں کی پیروی کرتے۔" (چشمۂ مسیحی مقدمہ صفحہ ب)

پھر آپؑ نے دو مسیحوں کا ذکر بار بار کیا ہے۔ ایک کے لئے "حضرت مسیح علیہ السلام"۔ "سچا مسیح" اور "عیسیٰ علیہ السلام" اور "عیسیٰ بن مریمؑ جن کا ذکر قرآن میں ہے" کے الفاظ لکھے ہیں۔ اور دوسرے مسیح کے لئے "فرضی مسیح"۔ "تمہارے فرضی مسیح"۔ "فرضی خدا"۔ "اور ایک شخص یسوع نام"۔ "وہ یسوع جس کا ذکر قرآن میں نہیں"۔ "عیسائیوں کا فرضی یسوع"۔ اور "پادریوں کے یسوع" کے الفاظ تحریر کئے ہیں۔ اور تمام بڑے بڑے علماء اس طریق پر کلام کرتے چلے آئے ہیں کہ مخاطب کے عقائد باطلہ کے مطابق اُس کے بزرگ کو فرض کر کے بعض اوقات بات کی جاتی ہے۔ چنانچہ سب

جانتے ہیں کہ حضرت علیؓ سنّیوں اور شیعوں کے ایک ہی ہیں۔ لیکن مولانا جامی ایک حکایت لکھتے ہیں کہ ایک شیعی نے ایک سُنّی فاضل سے دریافت کیا کہ علیؓ کی تعریف کرو۔ تو اُس نے پوچھا کونسا علیؓ؟ وہ علی جس پر تُو اعتقاد رکھتا ہے یا وہ علی جس پر مَیں اعتقاد رکھتا ہوں۔ تو اُس کے اِس جواب پر کہ مَیں تو صرف ایک ہی علی جانتا ہوں اُس عالم نے دونوں کے علی کے مختلف اوصاف بیان کئے۔
(دیکھو سلسلۃ الذھب برحاشیہ نفحات الانس مطبوعہ نولکشور کانپور صفحہ ۱۰۲-۱۰۴)

اِسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انجام آتھم میں تحریر فرمایا:۔

" یاد رہے کہ یہ ہماری رائے اُس یسوع کی نسبت ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور نبیوں کو چور اور بٹمار کہا۔ اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بجز اس کے کچھ نہیں کہا کہ میرے بعد جھوٹے نبی آئیں گے۔ ایسے یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں"
(انجام آتھم ص۱۳)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک جیسا کہ اوپر حوالے درج کئے جا چکے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچّے اور برگزیدہ نبی اور رسول تھے اور آپؑ اُنکے نبی اور رسول ہونے پر ویسے ہی ایمان رکھتے تھے جیسا کہ دوسرے رسولوں پر۔ اور آپؑ نے اُنکے حق میں کوئی توہین اور بے ادبی کا کلمہ نہیں لکھا۔ اور نہ ایسا کر سکتے تھے کیونکہ آپ اُنکے ہمنام اور مثیل ہونے کے مدعی تھے۔

خاکسار
جلال الدین شمس
ربوہ

رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ مطابق فروری ۱۹۶۳ء

انڈیکس مضامین
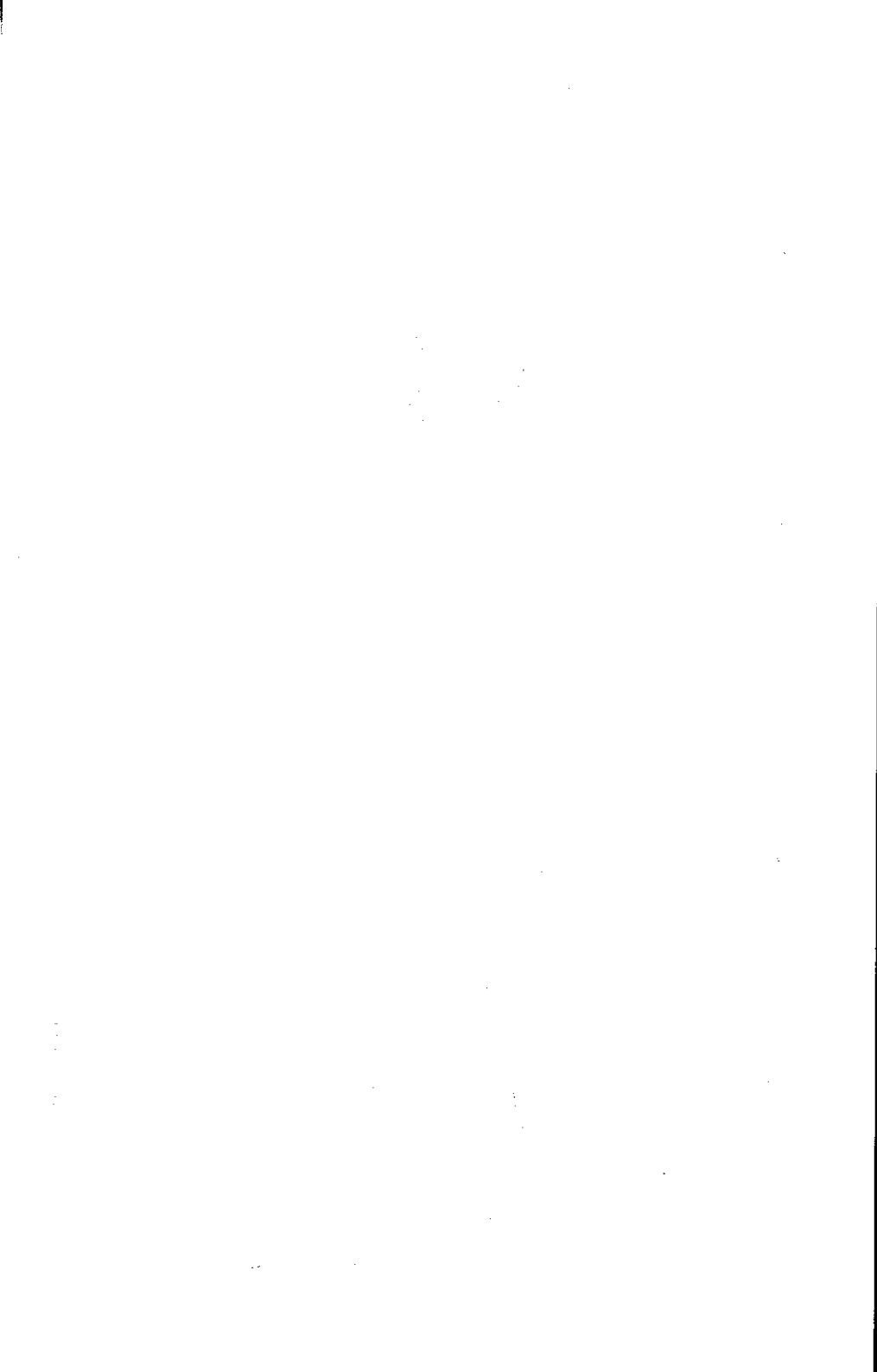
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انڈکس (بصورت خلاصہ مضامین)

کتاب انجام آتھم و ضمیمہ انجام آتھم

(مرتبہ مولانا جلال الدین صاحب شمس)

آیات

آیت

ابناء اللہ

اجماع

قرآن مجید کے خلاف کوئی اجماع قابل قبول نہیں ص۱۲۳

احمد بیگ اور اسکے داماد کے متعلق پیشگوئی

ا - احمد بیگ کے داماد کی نسبت پیشگوئی کا جواب اور اُس کے توبہ اور خوف کا ثبوت - وعید کی میعاد توبہ اور خوف سے ٹل سکتی ہے - یونس نبی کی نینوا سے متعلق پیشگوئی کا بحوالہ درمنثور حاشیہ ص۲۹-۳۰

ب - نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ تقدیر مبرم ہے اور اس کی تفصیل اور پیشگوئی کے اصل الفاظ عربی میں - حاشیہ ص۳۱-۳۲

ج - داماد احمد بیگ کی ہلاکت کے متعلق پیشگوئی پر اعتراضات کے جوابات - یسعیاہ نبی کی پیشگوئی جو قطعی طور پر بتاتی تھی کہ اسرائیل کا بادشاہ پندرہ دن میں مرجائیگا لیکن اس بادشاہ کے تضرع کے سبب خدا نے پندرہ سال کے ساتھ بدل دی - پس احمد بیگ کی وفات سے اُن کی حالت مبدّل بہ غم ہوگئی - خائف ہوکر تضرع اور دُعا میں لگ گئے - یہ پیشگوئی بھی مشروط تھی لیکن وعید کی پیشگوئی بغیر شرط کے بھی تخلف پذیر ہوسکتی ہے جیسے یونس نبی کی قوم سے غیر مشروط پیشگوئی بدل گئی ص۳۳۶-۳۳۷

د - احمد بیگ اور اُس کے داماد کی نسبت پیشگوئی سے متعلقہ الہامات براہین احمدیہ میں ص۳۳۹-۳۴۰

بقیہ دیکھو زیر "اعتراضات"

ارہاص

دیکھو زیر "آیت"

اعتراضات اور اُن کے جوابات

ا - دلی پرچہ شحنۂ ہند میرٹھ میں ایک انصاف طلب نامہ نگار کے اعتراضات اور نکتہ چینی کا جواب حاشیہ ص۲۵

(ب) مرزا صاحب کے مخالفین اور موافقین نے افراط و تفریط سے کام لیا - قرآن شریف ماننے نماز پڑھنے - روزہ رکھنے اور اسلام سکھانے والے کو کافر کہنا زیبا نہیں - مگر ایک عالم کے رتبہ سے بڑھاکر پیغمبری تک پہنچانا بھی ٹھیک نہیں - اور اس کا تفصیلی جواب کہ حقیقی طور پر رسالت اور نبوت کا دعوٰی نہیں کیا - حاشیہ ص۲۶-۲۸

(ج) لیکھرام - آتھم اور احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی پیشگوئیوں پر اعتراض کا جواب - جن پیشگوئیوں کو معیار صدق و کذب ٹھیرایا تھا حاشیہ ص۲۸-۳۲

۲ - اعتراض :- آتھم میعاد پیشگوئی میں نہیں مرا اور خائف ہونے اور رجوع کرنے کے متعلق کوئی ثبوت نہیں - ص۱۸۹

جواب (۱) موت کے متعلق پیشگوئی شرطی تھی - مطابق الہام اُس کی موت ہوئی اور اس کی تفصیل ص۱۸۹ و حاشیہ ص۳۰۵

(۲) اُس کے خوف اور رجوع کا ثبوت ص۱۸۸-۱۹۰

(۳) مسلح آدمیوں کے حملے اور طائفۃ العذاب کے

دیکھنے کا ذکر جن کا اُس نے نہ اخبارات میں ذکر کیا نہ عدالت میں چارہ جوئی کی۔ ص ۱۹۰-۱۹۴

۴۔ یہ عیسائی میرے اور میرے سردار محمد مصطفیٰ صلعم کے دشمن ہیں اگر ہم انکا تھوڑا سا بھی نقصان کریں تو یہ حکام کو ہمارے خلاف بھڑکائیں حملوں پر اگر واقعی تھے تو یہ خاموش کیوں رہے ص ۱۹۳

۵۔ قسم دی گئی۔ ہزارہا روپیہ مقرر کیا گیا۔ لیکن اُس نے قسم نہ کھائی۔ اور کلارک کے اِس اعتراض کا جواب کہ قسم کھانا ہمارے مذہب میں ایسا ہی ہے جیسے مسلمانوں میں سؤر کھانا۔ ص ۱۹۴-۲۰۰

۶۔ ایام پیشگوئی گذرنے پر آتھم کی حالت کا نقشہ جو اُس کے ساتھیوں نے دیکھا اور لوگوں کی مخالفت اور اُن کے جوش و خروش کا ذکر ص ۱۹۶-۱۹۸

۷۔ ابتداء میں آتھم خود خاموش رہا۔ اور مجھے لکھا کہ مَیں اِس میں شامل نہیں۔ مدت گذرنے کے ساتھ اُس کا دل سخت ہو گیا۔ پھر بھی میری تکذیب کی اشاعت نہیں کی۔ ص ۱۹۹

۸۔ سکھائے ہوئے سانپ کے حملے کا ذکر۔ اور اُس کا لغو ہونا۔ ص ۲۰۲-۲۰۳

۹۔ اشتہارات میں ذکر تھا کہ رجوع اور انابت کے انکار اور کذب پر اصرار کرنے کے بعد وہ مر جائے گا۔ ص ۲۰۴

۱۰۔ موت آتھم کی تاریخ بحروف ابجد ۱۸۹۶ء "ھوٰی دجّال بیّت فی عذاب الھاویۃ المھلکۃ" ص ۲۰۴

۱۱۔ مولوی محمد حسین بٹالوی۔ عبدالحق غزنوی اور احمداللہ اور ثناءاللہ امرتسری وغیرہ سے قسم کا مطالبہ کہ پیشگوئی متعلقہ آتھم پوری نہیں ہوئی اور عیسائیوں کی فتح ہوئی۔ تو ایک سال تک ایسی قسم کھانیوالا تباہ نہ ہو جائے تو مَیں جھوٹا ہوں۔ لیکن یہ قسم نہیں کھائیں گے کیونکہ وہ جھوٹے ہیں۔ حاشیہ ص ۳۰۹

دوسرا اعتراض ۔ داماد احمد بیگ میعاد مقررہ میں نہیں مرا۔ ص ۲۱۰

جواب (۱) پیشگوئی احمد بیگ اور اُس کے داماد کی موت سے متعلق تھی۔ احمد بیگ پیشگوئی کے مطابق مر گیا۔ ص ۲۱۰-۲۱۱

۲۔ دوسرے حصہ پیشگوئی سے متعلق واقعاتی تفصیل احمد بیگ اور اُس کے اقارب مذہبی نہ تھے۔ پیشگوئی سے مقصود انہیں سزا دینا تھا۔ خدا تعالیٰ نے الہام کیا۔ اگر وہ توبہ نہ کریں تو عذاب نازل ہوگا۔ وعدہ مشروط بشرط توبہ تھا۔ ص ۲۱۲-۲۱۳

۳۔ ہوشیارپور سے جو پہلا اشتہار شائع کیا اُس کا ذکر۔ ص ۲۱۲-۲۱۳

۴۔ کشف میں والدہ احمد بیگ کا متمثل ہونا اور اُسے کہنا توبی توبی فان البلاء علیٰ عقبک یعنی تیری بیٹی اور بیٹے پر مصیبت نازل ہوگی ص ۲۱۳-۲۱۵

۵ - اِس کشف کے گواہ احمد بیگ کے مرنے سے پہلے عبداللہ غزنوی کا ایک لڑکا عبدالرحیم یا عبدالواحد نامی تھا اور دوسرے گواہ - حاشیہ صـ۲۱۴ - ۲۱۵ و صـ۲۹۸

۶ - اصل مقصود بے دین افراد کنبہ کی تباہی تھی اور شادی اُس کے بعد نشان کی عظمت کے اظہار کے لئے تھی - صـ۲۱۶ - ۲۱۷

۷ - پیشگوئی کے بعد جب انہوں نے دوسری جگہ شادی کردی تو لڑکی کا باپ احمد بیگ اور اُسکی دو عمّات اور اُس کی دادی مر گئے - صرف ایک داماد باقی رہ گیا - صـ۲۱۸

۸ - احمد بیگ کے مرنے پر سارا خاندان ڈر گیا اور خوفزدہ ہُوا - اور داماد سخت ڈرا - کیونکہ دونوں کے متعلق ایک ہی پیشگوئی تھی - وعید مشروط تھی - داماد ایک طرح اُن کے ساتھ داخل بھی نہ تھا - اِس لئے اُس کے شدتِ خوف کی وجہ سے سزا ٹل گئی - صـ۲۱۸ - ۲۲۱

۹ - متفرق اوقات میں تین اشتہارات کی اشاعت کا ذکر - اور حضور کا خیال کہ خاندانِ احمد بیگ پھر شرارت کی طرف عود کرینگے - صـ۲۲۲ - ۲۲۴

۱۰ - قوم یونسؑ کے عذاب کی پیشگوئی غیر مشروط تھی اور یہ کہ غیر مشروط عذاب بھی توبہ سے ٹل سکتا ہے - اور اس کی تفصیل - صـ۲۲۵ - ۲۲۸

تیسرا اعتراض - عربی سے جاہل ہیں - فارسی بھی نہیں جانتے - اور وہ خود متبحر عالم ہیں - اور جو شعر و نثر میں کتابیں لکھی ہیں - وہ شامی عرب سے لکھوائی ہیں اُس کے چلے جانے کے بعد اب لکھکر دکھائیں - صـ۲۳۱

جواب :- یہ رسالہ ان کے اعتراض کا جواب ہے - یہ میری طرف سے عربی زبان میں آخری کتاب کی طرح ہے - عربی زبان میں میرا کمال خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے - چالیس ہزار مادہ عربی زبان کا مجھے سکھایا گیا اور خداؔ نے مجھے افصح المتکلمین بنایا صـ۲۳۳ - ۲۳۶

نوٹ: ہر معترض علماء کا ذکر - دیکھو "علماء"

الہامات

۱ - بطور نمونہ چند الہامات جن میں سے بعض بیس برس کے عرصہ کے ہیں - جو مختلف ترتیبوں اور کمی بیشی کے ساتھ بار بار القاء ہوئے - صـ۵۱ - ۶۲

۲ - الہام انت من ماءنا وھم من فشل میں پانی سے مراد استقامت - تقویٰ - وفا - صدق اور حبّ اللہ کا پانی ہے - اور فشل بزدلی کو کہتے ہیں - جو شیطان سے ہوتی ہے - ہر یک بے ایمانی - بدکاری کی جڑ بزدلی اور نامرادی ہے اور اُس کی تفصیل حاشیہ صـ۵۶ - ۵۸

۳ - ان شانئک ھو الابتر کا الہام سعد اللہ لدھیانوی کے رسالہ اور اشتہار پڑھتے وقت ہُوا - اگر وہ نامراد نہ مرا تو یہ سمجھو یہ خداؔ کی طرف سے نہیں - حاشیہ صـ۵۸ - ۵۹

۴ - الہام یردھا الیک پر مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک اعتراض کا جواب - حاشیہ صـ۶۰

انجام آتھم

انگریزی حکومت

انبیاء

اولیاء

ب

بخاری

پ

پادری

پولوس

پیشگوئیاں

۶ - پیشگوئیوں میں اخفاء اور استعارات اور دقائق کا پایا جانا - اور ایک رؤیا کی مثال - صـ۸۵ و صـ۹۲-۹۳

ت

تبلیغ

آسمان و زمین کو شاہد ٹھیرا کر کہنا کہ جو مجھے خدا تعالیٰ نے حکم دیا تھا وہ میں نے پہنچا دیا اور اس راہ میں مخلوق اور اُن کے منصوبوں سے نہیں ڈرتا - صـ۱۴۵

تثلیث

۱ - عمانوئیل سے متعلق یہود نے بڑی صفائی سے ثابت کر دیا ہے کہ یسوع کی پیدائش سے مدت پہلے یہ پیشگوئی ایک لڑکے کے حق میں پوری ہو چکی ہے - صـ۶

۲ - الوہیم توریت میں فرشتہ پر بھی بولا گیا ہے اور یہود کے نبی اور بادشاہ پر بھی - پھر تین سے زائد کیوں نہ لئے جائیں - صـ۶

۳ - توریت سے توحید ثابت ہے - یہود نے تثلیث کبھی نہیں مانی تھی - صـ۵-۶ و صـ۴۲

۴ - عیسائیوں میں تثلیث کا مسئلہ تیسری صدی کے بعد ایجاد ہوا - اس کا موجد بشپ اتھاناسیس تھا - بشپ ایری اس کا مخالف تھا - تب کانسٹنٹائن فرسٹ شاہ روم نے اپنے سامنے مناظرہ کروایا - توحید کا قائل فرقہ غالب آیا - تب یہ بادشاہ یونیٹیرین عقیدہ کے رہے - ہرقل اور نجاشی بھی انہیں میں سے تھے صـ۳۹ و حاشیہ صـ۳۹-۴۰

۵ - ردّ تثلیث یسوع کو پیش آمدہ واقعات کی رو سے - صـ۴۱

تعبیر الرؤیا

دیکھو "رؤیا"

تفسیر

۱ - رافعک الیّ اور بل رفعه الله الیه میں صرف رفع روحانی مراد ہے اس لئے متوفیک کو مقدم کیا - قبض روح کے بعد مومنوں کا رفع اللہ کی طرف ہوتا ہے - اور اس آیت میں یہود اور نصاریٰ کے عقیدہ کا ردّ کیا ہے جو صلیبی موت کی وجہ سے وہ انہیں ملعون خیال کرتے تھے - اللہ تعالیٰ نے صلیبی موت کی نفی کر کے طبعی وفات ثابت کی - اگر یہ مقصود نہ ہوتا تو سارا قصہ لغو ہو جاتا کیونکہ خدا اسے زمین پر ہی بچا سکتا تھا - جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا - صـ۱۶۸ - ۱۷۲

۲ - فلما توفیتنی سے معلوم ہوتا ہے کہ حواریوں کے عہد میں ہی خرابی شروع ہو گئی تھی کیونکہ یہ آیت بتاتی ہے کہ عیسائی صرف مسیح کی زندگی تک حق پر قائم رہے - صـ۳۲۱

۳ - سبع سمٰوٰت و سبع ارضین - جیسے آسمان شمس و قمر و نجوم سے منور ہیں ویسے ہی سبع ارضین جن سے ممکن ہے سبع اقالیم کی طرف اشارہ ہو وہ رُسل - انبیاء اور اُن کے

علوم کے ورثاء سے منوّر ہیں۔ حاشیہ صفحہ ۲۶۳

تقوٰی

تقوٰی یہی ہے کہ انسان غلطی کے بعد جو درست ہو۔ اُس کا اقرار کرے۔ صفحہ ۲۰۵

توحید

صفحہ ۵ احد قدیم قائم بوجود ہ
لم یتخذ ولدا ولا الشرکاء
صفحہ ۲۶۷

توفّی

۱۔ توفّی کے قابلِ قبول معنے اماتت اور افناء ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ نے کئے۔ نہ کہ رفع اور استیفاء صفحہ ۱۳۰

۲۔ کسی حدیث یا اثر صحابی میں توفّی کے معنے وفات کے سوا اور کوئی مذکور نہیں صفحہ ۱۳۲

۳۔ بعض مخالفین نے توفّی کے معنے موت تسلیم کرکے کہا ہے کہ وہ نزول کے بعد وفات پائینگے لیکن آیت فلما توفیتنی سے ثابت ہے کہ وہ مر چکے ہیں۔ صفحہ ۱۳۴-۱۳۵

۴۔ بعض نے کہا ہے فلما توفیتنی میں ماضی بمعنے استقبال ہے۔ یہ بھی مفید نہیں کیونکہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ عیسائی اُن کی وفات کے بعد گمراہ ہوئے زندگی میں نہیں۔ ورنہ عیسائیوں کو حق پر ماننا پڑے گا صفحہ ۱۳۵

۵۔ بعض علماء توفّی کے معنے استیفاء کرتے ہیں لیکن کوئی سند شرعی اس کے لئے پیش نہیں کرتے۔ صفحہ ۱۵۱-۱۵۲

۶۔ توفّی کے حقیقی معنے بزبان عربی خصوصًا جبکہ فاعل اللہ اور مفعول مرد یا عورت ہو صرف قبض رُوح اور اماتت کے ہوتے ہیں صفحہ ۱۵۳

۷۔ توفّی کا لفظ معاد پر دال ہے اور اس کے معنے ہیں الاماتۃ مع الابقاء کیونکہ رُوح باقی رکھی جاتی ہے۔ اسی لئے انسان کے سوا اس کا استعمال حمار۔ قنفذ۔ افعی۔ الفار وغیرہ کے لئے نہیں ہوتا۔ کیونکہ اُن کی ارواح باقی نہیں رکھی جاتیں۔ صفحہ ۱۵۴ و حاشیہ

۸۔ تمام جہانوں کے لئے توفّی کے ایک معنے مانتے ہو۔ اور صرف مسیح کیلئے اَور معنے۔ صفحہ ۱۵۶

تناسخ

بطلانِ تناسخ کی وجوہات

۱۔ کوئی ثبوت نہیں کہ دنیا میں آنے والی رُوح دنیا کی طرف دوبارہ آئی ہے۔ حاشیہ صفحہ ۱۵۵-۱۵۶

۲۔ تناسخ نظامِ رحمانیت کے خلاف ہے کیونکہ زمین و آسمان۔ سورج چاند وغیرہ جن پر انسانی زندگی موقوف ہے وہ انسانی اعمال کے نتیجہ میں نہیں ہو سکتے۔ حاشیہ صفحہ ۱۰۶-۱۰۸

۳۔ قائلین تناسخ کو خدا تعالیٰ کی طرح رُوح اور مادہ کو قدیم اور واجب الوجود ماننا پڑتا ہے۔ اور اس صورت میں وہ رب العالمین نہیں ہو سکتا۔ حاشیہ صفحہ ۱۰۸

۴۔ اگر وجود مخلوقات نیک اور بداعمال کے نتیجہ میں ہے تو حیوانات کی اقسام نیکی و بدی

کی اقسام سے متجاوز نہیں ہونی چاہئیں - اور یہ بالبداہت باطل ہے - حاشیہ صـ۱۱۱

۵ - بصورت صحت تناسخ اگر مصائب و تکالیف گذشتہ اعمال کا نتیجہ ہیں تو اُن کے دُور کرنے کے لئے دُعا کیوں کی جاتی ہے - دوسرے تپسیا اور ریاضات کے وقت اپنے اوپر تکالیف کیوں وارد کی جاتی ہیں - حاشیہ صـ۱۱۱

۶ - اسی طرح جانداروں کی تعداد کی کثرت وقلت کے مطابق انسانوں کی کثرت وقلت بھی چاہیئے مثلاً موسم برسات میں حشرات الارض - مکھیوں مینڈکوں کی کثرت کے وقت اگر ان کی ارواح انسانی ہیں تو انسان روئے زمین پر ہونے ہی نہیں چاہئیں لیکن انسانوں میں کوئی کمی نہیں آتی - پھر سوال یہ ہے کہ کیا اس خاص موسم میں لوگ کثرت سے ایسے گناہ کرتے ہیں کہ وہ کیڑے مکوڑوں کی جون اختیار کریں - اور ہر سطح زمین کے نیچے بھی جراثیم پائے جاتے ہیں - حاشیہ صـ۱۱۲-۱۱۹

۷ - قائلین تناسخ کا یہ قول کہ ارواح آسمان سے نازل ہوتی ہیں باطل اور بے دلیل ہے - حاشیہ صـ۱۱۳

۸ - اگر اجرام فلکی میں لوگ آباد ہوں تو وہاں حیوانات اور حشرات بھی ہونگے ان ارواح کو زمین پر بھیجنے کے تو کوئی معنے نہیں - حاشیہ صـ۱۱۴

۹ - اس سوال کا کہ اگر تناسخ نہیں تو ان گنہگار روحوں کا جو ناقص حالت میں مرگئے کی کس طرح پوری ہوگی جواب یہ ہے کہ جہنم ناقصوں کو مکمل بنانے والی ہے اور اس کا عذاب دائمی نہیں اور اس کے دوائل - حاشیہ صـ۱۲۱ - نیز دیکھو "جہنم"

۱۰ - تناسخ ماننے سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ تمام حیوانات حتّٰی کہ عورتوں کی بیکلنی اور تباہی کے لئے دُعا کی جائے تا انسان مردوں کی ارواح ان سے خلاصی پائیں - لیکن ویدوں میں گائے گھوڑوں وغیرہ کے لئے بھی دُعائیں مانگنے کی ترغیب دی گئی ہے تو کیا یہ دُعائیں بدکاری پھیلانے کے لئے سکھائی گئی ہیں؟ حاشیہ صـ۱۲۲-۱۲۳

۱۱ - پھر تناسخ ماننے سے نکاح سے بھی اجتناب کرنا چاہیئے - کیونکہ کیا معلوم ہے کہ جس سے بیاہ کرنے لگا ہے گذشتہ جون میں وہ اُس کی ماں یا بیٹی یا بہن ہی ہو - حاشیہ نوٹ صـ۱۲۲

ج

جزا سزا

۱ - جزا سزا کا طریق ہندوؤں نے تناسخ اور عیسائیوں نے کفارہ بیان کیا ہے - جو غیر معقول ہے اور ان کا ردّ - حاشیہ صـ۱۰۹-۱۲۳

۲ - اسلامی جزا سزا کا طریق احسن اور معقول طریق ہے کہ اس دنیا کی ایک انتہاء ہے اور ایک یوم الدین ہے - اور نیکیوں کی اقسام - اور نیکوں کو جو مصائب پہنچتی ہیں - وہ اُن کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں - حاشیہ صـ۱۲۴-۱۲۶

جماعت احمدیہ

اس وقت تعداد شاید چار پانچ ہزار سے زائد نہ ہوگی

لیکن خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے ۔ خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کریگا ۔ اور اُس کی آب پاشی کریگا ۔ ص ۶۴

جنگِ مقدس

مباحثہ سے متعلق حسام الدین عیسائی کے پرچہ کشف الحقائق بمبئی سے اعتراضات کے جوابات :۔

اعتراض :۔ جنگِ مقدس میں قادیانی صاحب کے ناجائز خیالات کی پردہ دری آتھم صاحب نے نہایت شائستگی سے کی ہے ۔ ص ۴

جواب :۔ ہمارا سب سے بڑا مطالبہ ابن مریم کی خدائی عقل و نقل کی رُو سے ثابت کرنے کے متعلق تھا وہ ثابت نہیں کر سکے ۔ عقل توحید کی مؤید ہے ۔ پادری فنڈل کا اقرار میزان الحق میں ۔ اور تثلیث باطل ہے کیونکہ توریت میں توحید کی تعلیم دی گئی ہے ۔ یہود وارثِ توریت توحید کے قائل رہے ۔ عمانوایل ۔ الوہیم کا جواب ۔ ص ۴ - ۶

اعتراض :۔ کامیاب نہ ہوئے تو آتھم صاحب کے مرنے کی پیشگوئی کر دی ۔ جو وقت معینہ پر پوری نہ ہوئی ۔

جواب :۔ آتھم کی پیشگوئی اور حقیقتِ رجوع کا ثبوت وغیرہ ۔ ص ۷ - ۱۱

اعتراض :۔ قادیانی کے پیرو اس پیشگوئی کے سبب اُن سے منحرف ہو گئے ۔ ص ۱۱

جواب :۔ الزامی جواب یہودا اسکریوطی کا انحراف ۔ یسوع کی پیشگوئیوں کا نمونہ ۔ ص ۱۱ - ۱۲

اعتراض :۔ آتھم کے مارنے کے لئے مسلمان مخالفین نے وحشیانہ حرکتیں کیں ۔ زندہ سانپ چھوڑے ۔ زہر کھلانے کی کوشش کی وغیرہ ۔

جواب :۔ ان سب کا تحقیقی جواب کہ یہ سب حملے آتھم کا افتراء تھے ۔ اگر قرائن کافی نہ ہوں تو کوئی عیسائی قسم کھائے کہ آتھم پیشگوئی سے نہیں ڈرا ۔ بلکہ چار حملے ہوئے ۔ اگر وہ ایک سال تک بچ گیا تو میں خود لکھدونگا کہ پیشگوئی غلط نکلی ۔ ص ۱۳ - ۱۷

جہاد

۱ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال پر عیسائیوں کے اعتراض کا جواب ۔ موسیٰؑ اور یشوعؑ اور داؤدؑ کے قتال کا ذکر ۔ اسلام اور توریت کے حکم میں فرق ۔ اسلام نے صرف اُن لوگوں کے مقابلے پر تلوار اٹھانے کا حکم دیا جو اوّل آپ تلوار اُٹھائیں ۔ اور صرف انہیں قتل کرنے کا حکم دیا جو اوّل آپ قتل کریں ۔ ایک عادل منصف کا فرباد شاہ پر باغیانہ حملہ کا حکم نہیں دیا ۔ لیکن توریت نے یہ فرق نہیں کیا ۔ ص ۳۶ - ۳۷

۲ ۔ لوگوں سے بغیر اتمام حجّت کے جنگ کرنا بُری بات ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصائبِ کفار پر تیرہ سال صبر کیا ۔ اور اتمام حجّت کے بعد پہلی آیت اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا الآیۃ نازل ہوئی ۔ ص ۱۳۸ - ۱۴۰

جہنم

۱ ۔ جہنم بھی مقامِ اصلاح ہے ۔ اسی واسطے اس کا نام اُمّ الداخلین رکھا ہے ۔ اسلئے ہر شقی ایک لمبے زمانہ کے بعد جو احقاب ہونگے سعید ہو کر جنّت

ح

حدیث جمع احادیث

مارچ ۱۸۹۴ء پاؤنیئر اور سول ملٹری گزٹ نے اقرار کیا ہے کہ یہ خسوف وکسوف جو ۶ر اپریل ۱۸۹۴ء کو ہوگا۔ اس سے پہلے اس شکل وصورت پر کبھی نہیں ہوا۔ ص ۳۳۲-۳۳۳

(ح) عبدالحق غزنوی نے دو راویوں عمرو اور جابر جعفی کو جھوٹا ٹھہرایا۔ مگر کسی نے اُن کے جھوٹ کا شرعی ثبوت پیش نہیں کیا۔ مگر واقعہ کے لحاظ سے اُن کی یہ روایت سچی نکلی مگر تم نے اپنے اشتہار خیانتہ الاناس من شرالوا سواس الخناس میں خسوف کسوف کی تاریخیں جو تیرہ رمضان اور اٹھائیس رمضان تھیں بدل کر چودہ اور انتیس رمضان لکھدیں۔ پس تمہارا جھوٹ ثابت ہوگیا۔
ص ۳۳۳-۳۳۴

(ط) خسوف کسوف کے ذریعہ ان اللّٰہ یخوف بھما عبادہ اور قرآن میں ہے و ما نرسل بالاٰیٰت الا تخویفا۔ حاشیہ ص ۳۳۵

حقائق

تمام امور کے حقائق ہر شخص پر نہیں کھلتے۔ بلکہ بہت سے مخفی رکھے جاتے ہیں۔ جو دوسرے شخصوں پر کھلتے ہیں۔ اور اللّٰہ جس پر چاہتا ہے اپنا غیب ظاہر کرتا ہے۔ ص ۸۴ نیز دیکھو "خسوف وکسوف"

خ

خاتم النبیین

۱ - ہمارے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ کوئی پُرانا نہ کوئی نیا۔ حقیقی طور پر دعویٰ نبوت کرنے والا اور آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کرکے براہ راست نبی کہلانے والا ملحد اور بے دین ہے۔ حاشیہ ص ۲۷-۲۸

۲ - عربی زبان کو خاتم السن العالمین بنایا۔ جیسے ہمارے رسولؐ کو خاتم النبیین بنایا۔
حاشیہ ص ۲۵۸

خسوف وکسوف

ا - دار قطنی میں چاند سورج کا ماہ رمضان میں گرہن جو تصدیق مہدی کی علامت قرار دیا گیا ہے مجھ سے پہلے کسی مدعی کے وقت یہ نشان ظاہر نہیں ہوا۔ ص ۲۹۳-۲۹۴

ب - خسوف کسوف کے نشان میں اس طرف اشارہ تھا کہ پہلے خسوف اور کسوف زمین کے چاند اور سورج پر جو علماء اور فقراء میں ہوا کہ اُن کے دل تاریک ہوگئے۔ پھر آسمان نے خسوف اور کسوف سے مہدی کی تصدیق کے لئے گواہی دی۔
ص ۲۹۵ و ص ۳۳۵

ج - رمضان میں اس طرف اشارہ تھا کہ مہدیٔ معہود بھی رمضان کے حکم میں ہے اور اس کا زمانہ بھی رمضان کی طرح نزول معارف قرآن اور ظہور برکات کا زمانہ ہے۔ ص ۲۹۶

د - اگر خواب میں کوئی رمضان میں خسوف وکسوف دیکھے تو اُسکی تعبیر یہی ہے کہ کسی بابرکت انسان کے زمانہ میں علماء وقت اُسکی مخالفت کرینگے ص ۲۹۶

ھ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت شق القمر میں بھی یہی حکمت تھی کہ وہ لوگ جن کو پہلی کتابوں کا نُور دیا گیا تھا وہ بے نور ہوگئے ۔ اور اُن کی دیانت وامانت ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی ۔ ص ۲۹۵

و ۔ عبدالحق غزنوی کے اس وسوسہ کا جواب کہ خسوف وکسوف کے بعد مہدی ظاہر ہوگا کہ ان لمہدینا میں لام انتفاع کے لئے ہے ۔ اور آیت تکذیب کے بعد تصدیق کے لئے ہوتی ہے ۔ اگر نہیں تو بتاؤ تین سال ہو چکے کونسا مدعی ظاہر ہوا ۔ ص ۲۲۴-۲۲۵

ز ۔ خسوف وکسوف ہمیشہ زمینی لوگوں کی ظلماتی حالت کا شاہد ہوتا ہے ۔ ص ۲۲۶

نیز دیکھو "حدیث"

خنزیر

خنزیر دنیا میں جانداروں سے زیادہ پلید اور لائق کراہت ہے ۔ مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں ۔ حاشیہ ص ۳۰۵

د

دجّال

۱ ۔ دجّال اکبر جو مشت خاک کو خدا بنانیوالا تھا وہ قرآن مجید کی رُو سے پادری ہیں ۔ اور یکسر الصلیب حدیث بھی اس طرف اشارہ کر رہی ہے ۔ ص ۴۶-۴۷

۲ ۔ جو شخص پادریوں کے فتنہ کے بعد کسی اور دجّال اکبر کا انتظار کرے وہ مکذب قرآن ہے ۔ اور اس کی دلیل ۔ ص ۴۷-۴۸

۳ ۔ استعارہ کے طور پر نصاریٰ کا دعویٰ خدائی ثابت ہے ۔ ص ۴۸

دعائے مباہلہ

مباہلہ کے لئے مقابل میں آنے والے اشتہار دیں اور اس میں دُعائے مباہلہ لکھیں جس کے الفاظ یہ ہوں .... الفاظِ دُعا .... حاشیہ ص ۲۱۷-۲۱۸

دوزخ

دیکھو "جہنم"

ذ

ذریت شیطان

دیکھو "شیطان"

ر

رؤیا کی تعبیر

اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اس کا مرا ہوا بیٹا واپس آیا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ اس جیسا اور بیٹا دیا جائیگا ۔ ص ۹۳

س

سعداللہ لدھیانوی

یہ شخص گالیاں دینے میں تمام مخالفوں سے بڑھ کر ہے ۔ عرب کے شاعروں کی طرح جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے تھے ۔ حاشیہ ص ۵۸-۵۹

سورۃ فاتحہ

دیکھو "فاتحہ"

سول ملٹری گزٹ

کے ایڈیٹر نے بھی جیسے آزادی اور راستگوئی کا دعویٰ تھا آتھم کے معاملہ میں جھوٹ بولا ص ۱۷

ع

عبدالحق غزنوی

۱ - اُس نے مجھ سے مباہلہ چاہا مدت تک اعراض کرتا رہا - آخر نہایت اصرار پر مباہلہ ہُوا - مگر مَیں نے اُس کے حق میں کوئی بددُعا نہ کی - صـ۶۴ و حاشیہ صـ۳۰۴ - ۳۰۵

۲ - مباہلہ کا اثر - اس اعتراض کا جواب کہ مانا بددُعا نہ کی لیکن صادق کے سامنے مباہلہ کیلئے آیا کیسی قدر بعد مباہلہ ذلّت بےعزّتی و نامرادی کا اثر تو پایا جانا چاہیئے - مندرجہ ذیل دس امور ہماری عزّت کے موجب ہوئے :-

(۱) - آتھم کی نسبت پیشگوئی پوری ہوئی - اور اس سے پندرہ برس پہلے براہین احمدیہ میں مندرجہ پیشگوئی بھی - حاشیہ صـ۳۰۹

(۲) عربی رسالوں کا مجموعہ جن میں سے ایک یہ عربی مکتوب بھی ہے - اس سے پادریوں اور مولویوں کی جہالت ثابت ہوئی اور عربی دانی کی عزّت راقم کے لئے - بٹالوی کا اعتراض بھی دُور ہُوا کہ اس شخص کو عربی کا ایک صیغہ بھی نہیں آتا - حاشیہ صـ۳۱۰

(۳) قبل مباہلہ میرے ساتھ تین چار سو آدمی ہونگے اب آٹھ ہزار سے کچھ زیادہ ہیں جو اس راہ میں جاں فشاں ہیں صـ۳۱۰ حاشیہ

(۴) رمضان میں خسوف وکسوف جو مہدی کی تصدیق کے نشان تھا میرے لئے ظاہر ہُوا - حاشیہ صـ۳۱۰

(۵) علمِ قرآن میں اتمام حجّت - میرے مقابلہ میں کسی کی مجال نہیں کہ قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کرسکے - حاشیہ صـ۳۱۱

(۶) عبدالحق نے مباہلہ کے بعد اشتہار دیا کہ اس کے گھر فرزند پیدا ہوگا - مَیں نے بھی الہام پاکر انوار الاسلام میں شائع کیا کہ خدا تعالیٰ مجھے لڑکا عطا کریگا - چنانچہ شریف احمد پیدا ہُوا - مگر عبدالحق کا لڑکا کہاں گیا - حاشیہ صـ۳۱۱ صـ۳۱۷

(۷) مباہلہ کے بعد میری عزّت اور قبولیت کا جو موجب ہُوا وہ خدا تعالیٰ کے راستباز بندوں کا مخلصانہ جوش خدمت ہے جو انہوں نے دکھلایا مباہلہ کے بعد روحانی انعامات کے علاوہ اس درویش خانہ کے لئے مالی فتوحات کے در کھول دیئے اسوقت تک پندرہ ہزار روپیہ کے قریب آیا اور اُن مخلص احباب کے اسماء جنہوں نے اس راہ میں خرچ کرنا اپنی سعادت سمجھا - حاشیہ صـ۳۱۱ - ۳۱۴

(۸) آٹھواں امر مباہلہ کے بعد جو میری عزت زیادہ کرنے کے لئے ظاہر ہُوا وہ میری کتاب "ست بچن" کی تالیف ہے - اس میں باوا صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے - اُن کی یادگار چولہ پر کلمہ قرآن شریف کی آیات لکھی ہوئی ہیں - حاشیہ صـ۳۱۴

(۹) اِس عرصہ میں آٹھ ہزار کے قریب لوگوں نے

میری بیعت کی بعض افراد کا ذکر۔ حاشیہ ص ۳۱۵

(۱۰) جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں میرے مضمون کی قبولیت۔ اور اس پیشگوئی کا پورا ہونا کہ یہ مضمون سب مضمونوں پر غالب رہیگا۔

ان دس برکات کے بعد پھر کہتے ہیں کہ یہ مباہلہ بے اثر رہا۔ حاشیہ ص ۳۱۶-۳۱۷

۳۔ خلاصہ اُن برکات اور علامات ترقی کا جو مباہلہ کے بعد ہوئیں۔ ص ۳۴۲

۴۔ غزنوی گروہ کے اس اعتراض کا جواب کہ عبدالحق سے مباہلہ کا اثر اس سے ثابت ہے کہ ایک محمد سعید دہلوی مرتد ہوگیا اور اس کا بھائی کبیر مالیرکوٹلہ میں فوت ہوگیا۔ حالانکہ ہمارا ان سے کوئی رشتہ نہیں۔ تیسرے گھر پر مباہلہ کا اثر جا گرا جس کا ہم سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ ص ۳۴۲

عبدالکریم سیالکوٹی (مولوی)

جماعت کا بہادر سپاہی جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں مضمون پڑھنے میں وہ بلاغت و فصاحت دکھائی کہ گویا ہر لفظ میں انکو رُوح القدس مدد دے رہا تھا۔ حاشیہ ص ۳۱۶

عربی زبان

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عربی زبان کے چالیس ہزار مادہ کا علم دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو افصح المتکلمین بنایا۔

ص ۲۳۴-۲۳۵

۲۔ اُمّ الالسنہ ہے۔

(الف) مولوی عبدالحق دہلوی عربی زبان کے ام الالسنہ ہونیکا منکر اور عبرانی سے مستخرج قرار دیتا ہے۔ اور علماء محض جہالت کی وجہ سے ایسا کہتے ہیں۔ ورنہ تمام زبانیں عربی سے مستخرج اور اس کی رہین منّت ہیں۔ اور یونانی۔ ہندی عبرانی وغیرہ میں مفردات عربی کی طرح نہیں ہیں۔ جو ہیں وہ بھی بدلی ہوئی شکل ہے،

حاشیہ ص ۲۵۱-۲۵۸

(ب) ہمارے پاس انگریزی جرمنی، لاطینی، ہندی چینی، فارسی اور دوسری زبانوں کے مفردات کا ایک بہت ذخیرہ ہے۔ اور وہ سب عربی زبان سے بدلے ہوئے ہیں۔

حاشیہ ص ۲۵۸

(ج) اللہ تعالیٰ نے عربی کو ام الالسنہ، مکّہ کو ام القریٰ اور اسی وجہ سے ہمارے رسول کو اُمّی بنایا۔ حاشیہ ص ۲۵۸

(د) عربی زبان کو خاتم السن العالمین بنایا جیسے ہمارے رسولؐ کو خاتم النبیّین۔ حاشیہ ص ۲۵۸

(ھ) قرآن کو ام الکتب بنایا اور اس میں اوّلین وآخرین کی کُتب کا خلاصہ درج ہے۔

حاشیہ ص ۲۵۹

(و) شریعت کاملہ کا اقتضاء تھا کہ وہ اکمل الالسنہ میں نازل ہوتی۔ جو عام زبانوں کی فصاحت و بلاغت کی جامع ہوتی

اگر کوئی اور اکمل زبان ہو تو ماننا پڑے گا
کہ خدا تعالیٰ نے عربی زبان میں قرآن نازل
کرکے غلطی کی ۔ حاشیہ ص۲۶۰ - ۲۶۱

۳ - عبدالحق دہلوی نے بعض اسماء کو جامد خیال
کرکے وجہ تسمیہ پوچھی ہے اس کا جواب
یہ ہے کہ وہ حقیقی طور پر جامد نہیں ۔ اللہ تعالیٰ
نے آدم کو اسماء لغو اور مہمل نہیں سکھائے
بلکہ افادہ کی خاطر تھے ۔ تحت ۔ تراب
میزاب اسماء جامد نہیں ان لفظوں پر
تفصیلی بحث ۔ حاشیہ ص۲۶۲-۲۶۴

۴ - عربی زبان اور علماء و عارفین و فقراء

(الف) جو عربی زبان کا عالم نہیں وہ راسخ فی
الشریعت اور بڑا فقیہہ نہیں ہو سکتا
ص۲۶۵

(ب) جو فقراء واصلین اور عارفین ہونے
کے مدعی ہیں اور عربی زبان نہیں جانتے
وہ جھوٹے ہیں۔ ورنہ وہ قرآن اور نبی کریم صلعم
کی زبان جاننے کی ضرور کوشش کرتے ۔
ص۲۶۵

(ج) عربی زبان رسولؐ اور فرقان کی محبت کا
معیار ہے ۔ کیونکہ وہ ان کی محبت کی
وجہ سے اُسے پسند کرتا ہے ۔ اور ادنیٰ
درجہ محبت کا محبوب سے مشابہت پیدا کرنا
ہے ۔ ص۲۶۶

عقائد

۱ - یہ سراسر افترا ہے کہ ہمیں معجزات انبیاء
سے انکار ہے ۔ یا ہم خود دعویٰ نبوت کرتے یا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء
نہیں جانتے یا ملائک یا حشر و نشر وغیرہ اصول
عقائد اسلامیہ سے منکر یا صوم و صلوٰۃ وغیرہ
کو بنظر استخفاف دیکھتے ہیں ۔ ص۴۵

ب ۔ خونی مسیح کے آنے کا قائل نہیں ۔ نہ ہی
خونی مہدی کا منتظر ۔ ص۶۸

ج ۔ خدا کی قسم میں کافر نہیں ۔ اور نہ خدا کے
کلام سے تجاوز کرتا ہوں ۔ اور نہ مرتد
اور ملحد ہوں ۔ ص۱۱۴

د ۔ ہمارے عقیدہ اور مذہب کا مؤید قرآن
حدیث ۔ ائمہ ۔ عقل اور الہام متواتر ہے ۔
ص۱۱۵

ھ ۔ ہمارا دین اسلام، کتاب قرآن اور نبی
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور صحابہؓ
کے زمانہ کے اجماع کو ہم مانتے ہیں ۔ جو
اس شریعت پر ذرہ بھر زائد یا کم کرے
یا عقیدہ اجماعیہ کا منکر ہو وہ ملعون ہے
ص۱۴۴

و ۔ اصول اجماعیہ میں مجھے قوم سے اختلاف
نہیں ہے ۔ ص۱۴۴

علماء

۱ - مسلمان علماء کی حالت کہ وہ نصوص قرآنیہ
و حدیثیہ سے منہ پھیرتے اور ان کے دل میں
نہ ان کی عظمت ہے نہ اکابر ائمہ کی شہادت کی
ص۴۸

اپنی بلاغت وفصاحت کا نمونہ دکھاؤ
لیکن اُس نے بھی اس شرط کو قبول
نہ کیا ۔ ص ۲۴۱-۲۴۲

(ب) اس نے لونشآء لقلنا مثل ھٰذا
تو کہدیا ۔ مگر وہ تو میرے نزدیک دو سطریں
بھی عربی فصیح میں نہیں لکھ سکتا ۔
بلکہ وہ تو میرے لکھے ہوئے کا مطلب
بھی نہیں بتا سکتا ۔ مَیں تو ہمیشہ
اس کی پردہ پوشی کرتا رہا ۔ اور دوسروں
کو بھی روکتا رہا ۔ لیکن جب دیکھا کہ
اس کا تکبّر اُسے ہلاک کر دے گا ۔ تو
اُسے ہلاکت سے بچانے کی نیّت سے
اس کی یہ حقیقت ظاہر کی ۔ انما الاعمال
بالنّیات ۔ ص ۲۴۳-۲۴۴

(ج) مقابلہ کے لئے بلاکر وہ بھی بھاگ گیا
اور کہا ۔ میرے شاگرد سے مقابلہ کرو ۔
مگر ہم نے کہا تم سے مقابلہ ہو جائے گا
تو تمہارے شاگرد کا بھی ساتھ ہی قصّہ
نپٹ جائیگا ۔ مگر وہ مقابلہ میں نہ آیا
ص ۲۴۴-۲۴۵

(د) پھر رسالہ لکھا جس میں مجھے زندیق
اور ضال کہا ۔ مَیں نے قسم کھا کر بتایا
مَیں مفتری نہیں ہوں ۔ پہلے کو چھوڑو
خدا کا یہ نشان ہے کہ مجھے زبان عربی
کا علم دیا ۔ اور ادبی نکات عطا فرمائے
اور دوسروں پر فضیلت دی ۔ اگر شک
ہو تو مقابلہ کے لئے وقت جگہ مقرر
کر کے نکلو تا ہم دونوں عربی بلیغ میں کتاب
لکھیں ۔ اگر تمہارے کلام کو ادباء نے
پسندیدہ کلام کہہ دیا تو مَیں قسم کھا کر
کہتا ہوں تمہارے ہاتھ پر توبہ کرونگا
اور اپنی کتب جلا دونگا ۔ اگر لکھنے میں
مقابلہ نہ کر سکو تو جو مَیں لکھوں اُسے
سنا دو ۔ یہ دعوت تمہیں اور تمہارے
اخوان علماء کے لئے ہے ۔ لیکن مَیں جانتا
ہوں تم فیصلہ کے لئے اس میدان میں
نہیں آؤ گے ۔ ص ۲۴۷-۲۵۰

(ھ) اول مباہلہ کے لئے بلاتا ہوں ۔ اگر
قبول نہ کرو تو کوئی تم میں سے ایک
سال میرے پاس رہے اور میرا نشان
دیکھے ۔ ورنہ عربی میں مقابلہ کرلو ۔ اکیلے
نہیں تو دوسروں کو بھی بطور مددگار
اپنے ساتھ ملا کر مقابلہ کرو ۔ ص ۲۵۰

(و) باقی آٹھ کے تم امام اور رئیس ہو ۔
اپنے تمام لاؤ لشکر سمیت مجھ پر ایسے
حملے کرو جیسے حبشی نے کعبہ پر کیا تھا
پھر خدا تعالیٰ کی قدرت کا تماشا دیکھو
ص ۲۵۴-۲۵۵

(۴) مولوی نذیر حسین دہلوی ۔
(۵) عبدالحق دہلوی ۔

(۶) عبداللہ ٹونکی (۷) احمد علی سہارنپوری
(۸) سلطان الدین جے پوری (۹) محمد حسن امروہی
۱۰۔ رشید احمد گنگوہی

اور دو شیخ یعنی شیخ اللہ بخش التونسوی اور شیخ غلام نظام الدین۔ ان کی نسبت ہم کچھ نہیں کہتے جب تک اللہ تعالیٰ ان کے متعلق کچھ ظاہر نہ کرے۔ ہاں تینوں باتوں کی طرف انہیں بھی دعوت ہے ص ۲۵۱-۲۵۳

۱۴۔ مقابلہ میں آنیوالے کیلئے شرط کہ وہ نظم ونثر پر مشتمل اس کتاب جیسی کتاب بزبان عربی دو ماہ کے اندر لکھے۔ اگر ایسا کریں تو میں اُن کے ہاتھ پر توبہ کرونگا۔ ورنہ تمہیں خدا کا نشان دیکھ کر میرے پاس اخلاص کے ساتھ آنا چاہیئے اگر اس کے بعد تم اپنے عجز کا اقرار کرکے پھر کہو کہ یہ شامیوں یا دوسرے علماء یا مولوی نورالدین کی تالیف ہے تو میں بالمشافہ بھی مقابلہ کے لئے تیار ہوں۔ پھر دیکھو گے کہ اللہ تعالیٰ کے اولیا وہی غالب آتے ہیں۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ ص ۲۵۴-۲۶۵

۱۵۔ جو علماء مقابلہ اور مباہلہ کے لئے بلائے گئے ہیں اُن میں سے بعض کے اسماء۔ حاشیہ ص ۲۸۲

عیسیٰ

دیکھو مسیح ناصری

عیسائی

۱۔ راستباز عیسائی کی یہ علامت ہے کہ سانپ اس کو ڈس نہ سکے اور زہر اس میں اثر نہ کرسکے ص ۱۶

۲۔ آتھم کے معاملہ میں عیسائیوں نے مسیح کی پروا نہ کی۔ ص ۱۷

۳۔ عیسائیوں کے عقیدہ تثلیث کا رد۔ اور ان کا مثلث خدا اور اُن کی تصویر۔ گویا عیسائیوں کے تین مجسم خدا بطور تین ممبر کمیٹی ہیں۔ ص ۲۴-۲۷

۴۔ عیسائیوں کو خداؔ سے فیصلہ کرانے کی دعوت اور کس رنگ میں دُعا کی جائے۔ اور کون پادری اس مباہلہ کے لئے آئے۔ ص ۴۰-۴۴

عیسائیت

عیسائیت کی تعلیم کی رو سے کہ خدا نے اپنے بیٹے کو صلیب پر مار دیا۔ اور ابدی عذاب سے چُھڑایا وہ رحیم ثابت نہیں ہوتا۔ حاشیہ ص ۱۲۱

غ

غلام فرید

۱۔ میاں غلام فرید صاحب پیر نواب بہاولپور ایک صالح اور متقی مرد کا مشائخ پنجاب میں سے ذکر

۲۔ جو شخص اس قدر بھی عاجز کی تصدیق کرے گا۔ جیسا کہ میاں غلام فرید صاحب نے کی تو اللہ تعالیٰ اُن لوگوں میں حشر کریگا جنہوں نے سچائی کو رد کرنا نہ چاہا۔ دل کا ایک ذرّہ تقویٰ بھی انسان کو خدا تعالیٰ کے غضب سے بچا لیتا ہے ص ۳۲۰-۳۲۱

۳۔ ہزاروں مولویوں سے میاں غلام فرید چاچڑاں والوں نے پرہیزگاری کا نمونہ دکھلایا۔ اور انکے لئے دُعا۔ ص ۳۲۲

م

مکالماتِ الٰہیہ

مثل جمع امثال

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ایک خونی مرد کی شکل میں ظاہر کرتے ہیں - اگر ایمان دار ہوتے تو پہلے موسیٰ اور یشوع بن نون اور داؤد کو ایسا دکھاتے - اور آپ پر تلوار چلانے کے اعتراض کا جواب
ص ۳۶

۲ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پادری عماد الدین اور دوسرے پادریوں کے سوقیانہ حملوں کا ذکر اور الزامی جواب - ص ۳۸

۳ - خیر الرسل خاتم النبیین اور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اور اصحاب پر صلوٰۃ و سلام ص ۴۳

۴ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمّد رکھنے میں اس طرف اشارہ تھا کہ شریر لوگ آپ کی مذمت کریں گے مگر آپ محمّد ہیں نہ کہ مذمم ص ۲۹۶

محمد حسین بٹالوی

۱ - بٹالوی کے اس اعتراض کا جواب کہ آتھم کے اس جھوٹے الزام پر کہ آپ نے اس پر قتل کا حملہ کیا - دعویٰ کیوں نہ کیا - یہ ہے کہ ہمیں آسمانی عدالت نے یقین دلایا تھا کہ انکار پر اصرار کے بعد آتھم جلد پکڑا جائے گا - اس لئے ہمیں انگریزوں کی عدالت میں جانے کی ضرورت نہ تھی - اُسکا فرض تھا کہ عدالت میں مجھ پر نالش کرتا -
حاشیہ ص ۲۰-۲۱

۲ - اُس کے فتویٰ تکفیر اور مولوی نذیر حسین کے بلاتحقیق اُس کی تائید کا ذکر - ص ۴۵

۳ - باطل پرست اور اعدی الاعداء ہے -
حاشیہ ص ۵۹

۴ - مسیح موعودؑ کے خلاف گورنمنٹ انگریزی میں مخبری کرنا - اور آپ کو گورنمنٹ کا بدخواہ وغیرہ قرار دینا - ص ۶۸

۵ - اُس کی پیشگوئی کہ وہ عاجز کو ذلیل کردے گا - اور لوگوں کے رجوع کو بند کردے گا - اُس وقت شاید تنو کے قریب بھی ہماری جماعت نہ تھی - مگر اب آٹھ ہزار کے قریب ہے - الہ آباد میں ایک جماعت کا پیدا ہونا -
حاشیہ ص ۳۴۰

مسیح موعود علیہ السلام

۱ - دعویٰ :-

(الف) مجددیت اور مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہونے کا دعویٰ - ص ۴۶

(ب) صدی کے سر پر مجددیت و امامت کا دعویٰ - اور عیسیٰ کا نام دیا جانا -
ص ۷۵ و ص ۱۱۳ و ص ۱۲۲
و ص ۱۴۲ و ص ۱۴۴

(ج) مجدد کا نام مسیح ابن مریم اسلئے رکھا گیا

کہ وہ کسرِ صلیب کے لئے آیا ہے۔ ص ۳۲۱

(د) مسیح ابن مریم کا نام تشابہ فطرت کی وجہ سے دیا گیا ہے اور بروزی رنگ میں ہے۔ ص ۷۵ و ص ۱۴۴

(ھ) میرے دعویٰ کی اصل بنیاد دو باتوں پر ہے اوّل نصوصِ قرآنیہ و حدیثیہ۔ دوسرے میرے الہاماتِ الٰہیہ پر۔ ص ۶۵ و ص ۴۸

۲۔ غرضِ بعثت :۔

(الف) صلیبی فتنہ یعنی کفارہ اور تثلیث جو اغراضِ صلیب سے وابستہ ہے۔ روشن دلائل اور پاک نشانوں کے ذریعے پارہ پارہ کرنا ہے۔ اور جس کی ہمت اور دعا اور قوتِ بیان سے یہ فتنہ فرو ہونا تھا۔ اس کا نام عیسےٰ اور مسیح موعود رکھا گیا۔ ص ۴۶

(ب) صلحکاری سے حق کو پھیلانا میرا مقصد ہے۔ ص ۹۸

(ج) تا میں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے۔ ص ۳۴۵

۳۔ نشانات و علامات و دلائلِ صداقت۔

(۱) دعویٰ صدی کے سر پر تھا۔ رمضان میں خسوف و کسوف۔ دعوائے الہام پہ بیس برس گذر گئے مفتری کو اس قدر مہلت نہیں دی جاتی۔ معارف

و حقائق کا عطا ہونا۔ ص ۴۹-۵۰

(۳) اصلاحِ اُمت کے لئے علوم و معارف کا دیا جانا اور کافروں پر اتمامِ حجّت کے لئے زندہ علم دیا جانا۔ ص ۷۵

(۴) جو علم اور نور مجھے دیا گیا۔ وہ میرے معاصرین میں سے کسی کو نہیں دیا گیا ص ۷۵

(۵) منعم علیہم میں سے ہونا اور انعاماتِ الٰہیہ کا ذکر۔ ص ۷۵-۷۶

(۶) میں بے وقت نہیں آیا۔ ص ۸۶

(۷) دینِ حق اور اسلام کی سچائی کے آسمانی گواہ عطا کئے گئے۔ اور وہ کرامات جن کے مقابلہ سے تمام غیر مذاہب والے عاجز ہیں۔ ص ۳۴۵

(۸) مسیح موعود کے زمانہ کی علامات جو پوری ہوگئیں۔ مثلاً رمضان میں خسوف و کسوف۔ اونٹنیوں کا بے کار ہونا۔ نہریں نکالی جانا۔ اخبارات و کتب کی کثرت وغیرہ۔ ص ۱۴۲

(۹) رؤیا کشوف و مکالماتِ الٰہیہ سے مشرف ہونا۔ ص ۱۴۲

(۱۰) جو شخص قلبِ سلیم اور نیتِ صحیحہ اور اخلاصِ تام اور صدقِ ارادہ سے کچھ دیر میرے پاس رہے اسے اللہ تعالیٰ میری حقیقت ظاہر کر دیگا۔ ص ۱۴۲-۱۴۳

۱۱۔ <u>فتنۂ نصاریٰ</u>

(ا) نصاریٰ کا فتنہ حَکَم کی آمد کا مقتضی تھا۔ تا صلیبِ نصاریٰ سے مسیح کو نجات دلائے پس مجھے حَکَم بنایا اور میرا نام کاسرِ صلیب رکھا۔ ص ۱۷۰ - ۱۷۱

(ب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ صدی کے سر پر اور غلبۂ صلیب کے وقت کاسرِ صلیب کا ظہور ہوگا۔ اور صلیبی غلبہ کا موجود ہونا۔ ص ۲۸۵ - ۲۸۶

(۱۲) مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اتنی ہی مدت کے بعد آیا جتنی مدت کے بعد موسیٰؑ کے بعد مسیح آیا۔ ص ۱۷۲

(۱۳) میرے نام "غلام احمد قادیانی" میں بحروفِ ابجد میرا زمانہ ۱۳۰۰ھ مخفی ہے جس میں اشارہ ہے کہ مَیں اس صدی کا مجدد ہوں۔ ص ۱۷۲

(۱۴) <u>ضرورتِ زمانہ</u> کہ زمانہ مجدّدِ دین کو پکارتا ہے۔ اور مسلمانوں کی حالت ص ۱۷۳ - ۱۷۶

(۱۵) اللہ کی رُوح مجھ میں بولتی ہے اور اُس کا فضل میرے ساتھ ہے۔ ص ۱۷۶ - ۱۷۷

(۱۶) رمضان میں خسوف و کسوف ظاہر ہُوا ص ۱۷۷ و ص ۲۹۳
نیز دیکھو "خسوف و کسوف"

(۱۷) آتھم کی موت کا نشان ص ۱۷۷

(۱۸) عربی زبان میں علماء کا میرے مقابلہ میں عاجز آنا۔ ص ۱۷۸، ص ۱۸۴

(۱۹) معارفِ قرآنیہ بیان کرنے میں علماء کا میرے مقابلہ میں عاجز آنا۔ ص ۱۷۸ و ص ۱۸۳

(۲۰) ایک صالح مرد کا میرے دعویٰ سے پہلے میرے صدق پر گواہی دینا کہ مسیح آنیوالا ہے۔ میرا نام اور میرے گاؤں کا نام بتا دیا اور کہا کہ علماء اُس کی تکفیر و تکذیب کریں گے۔ اور اس کا راوی ایک صالح متقی زاہد آدمی تھا۔ ص ۱۷۸ - ۱۸۰ و ص ۲۹۳

(۲۱) اللہ تعالےٰ کی کثیر نعمتوں کا مورد ہونا۔ اور مکاشفات اور الہامات کا مجھ پر دروازہ کھولا گیا۔ اگر کوئی چالیس روز میرے پاس ٹھیرے تو الہامات و مکاشفات کا مشاہدہ کریگا۔ ص ۱۸۱ و ص ۳۶۴

(۲۲) قبولیتِ دُعا کا نشان۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے الہامًا فرمایا اجیب کل دُعائکَ الا فی شرکائکَ اور اس کے مطابق دعاؤں کا قبول ہونا۔ ص ۱۸۱

(۲۳) (ا) بیٹوں سے متعلق بشارات۔ پہلے تین کی اور پھر چوتھے کے متعلق اور وہ تین کو چار کرے گا۔ اور عالمِ مکاشفہ میں چوتھے بیٹے کی رُوح کا میری پشت میں حرکت کرنا۔ اور بھائیوں کو پکارنا اور کہنا کہ میرے

اور تمہارے درمیان ایک دن یعنی سال
کی میعاد ہے ۔ اور ہر لڑکے کی پیدائش
سے پہلے اشتہار دیا جانا ۔ ص۱۸۲-۱۸۳
ص۲۹۹

(ب) ہم عبدالحق کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ
نہیں مرے گا جب تک اِس چوتھے
لڑکے کے متعلق الہام کا پورا ہونا بھی
نہ سُن لے ۔ ص۳۴۲

(۲۴) مباہلہ کرو ورنہ ایک سال کامل میرے
پاس ٹھیرو اور خدا تعالیٰ کا نشان دیکھو
ص۱۸۳

(۲۵) اگر یہ بھی نہ کرو تو اس زمانہ کے مفاسد
کی اصلاح اور نصاریٰ اور بُت پرستوں وغیرہ
کے ردّ میں دلائل پر مشتمل کتاب لکھو ۔
لیکن نہ لکھ سکو گے کیونکہ یہ کام امامِ وقت
کا ہے ۔ ص۱۸۴

(۲۶) میرا عربی زبان میں کمال خدا تعالیٰ کا ایک
واضح نشان ہے ۔ اور چالیس ہزار مادہ
عربی زبان کا مجھے سکھایا گیا ۔ ص۲۳۴

(۲۷) <u>پیشگوئیاں</u> :-

(ا) سترہ برس پہلے جبکہ یہ عاجز
گوشۂ گمنامی میں تھا یہ خبر دی
حان ان تعان وتعرف بین الناس
یأتون من کل فج عمیق ۔ چنانچہ
رجوع خلائق ہوا اور دنیا میں شہرت
ہوئی ۔ اب تک ساٹھ ہزار سے زیادہ لوگ
ملنے کے لئے آئے ۔ ص۲۸۹

(ب) الہامات مندرجہ براہین احمدیہ حصّہ سوم ۔
ولن ترضی عنک الیھود ولا النصاریٰ
اور یمکرون ویمکر اللہ اور الفتنة
ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوالعزم
کی پیشگوئی آتھم کی پیشگوئی سے پوری ہوئی
عیسائیوں کے مکر اور اُن کے فتنہ کی اور
پھر آخر دوسری پیشگوئی کے مطابق آتھم
کا مرجانا دو نشان ہیں ۔ اور اِس سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی بھی
پوری ہوئی اور اس کی تفصیل ص۲۸۶-۲۹۰
وحاشیہ ص۳۰۵-۳۰۶

(ج) یا احمد فاضت الرحمة علیٰ شفتیک
کے مطابق فصاحت و بلاغت کے چشمے
میرے لبوں پر جاری کئے گئے ۔ کئی کتابیں
عربی فصیح و بلیغ میں ہزاروں روپیہ کے
انعام کے ساتھ علماء اسلام اور عیسائیوں
کے سامنے پیش کی گئیں ۔ مگر کسی نے
سر نہ اُٹھایا ۔ ص۲۹۰-۲۹۱

(د) الرحمٰن علّم القرآن کے الہام
کے مطابق کسی کو میرے مقابلہ میں قرآنی
معارف بیان کرنے کی طاقت نہ ہوئی ۔
اور اگر کوئی مقابلہ میں آئیگا تو وہ ذلیل ہوگا
اور مقابلہ نہ کر سکیگا ۔ ص۲۹۱-۲۹۳

(ھ) الہامات از براہین احمدیہ متعلقہ پیشگوئی احمد بیگ ہوشیارپوری اور اس کے داماد سے متعلق مع تشریح اور مولوی محمد حسین بٹالوی کی تکفیر اور اس کے نتائج۔ ص ۳۲۹ - ۳۴۱

(و) احمد بیگ ہوشیارپوری کا پیشگوئی کے مطابق اپنی دختر کے نکاح کے بعد چھ ماہ کے بعد مر جانا۔ داماد سے متعلق پیشگوئی کا حصہ مطابق شرط دوسرے وقت پر جا پڑا۔ وہ الہامی شرط سے اسی طرح متمتع ہوا جیسے آتھم۔ ص ۲۹۷

(ز) پنڈت دیانند کی موت کی خبر قبل از وقت دلیپ سنگھ کے ارادہ سفر ہندوستان میں ناکامی۔ مہر علی ہوشیارپوری کی مصیبت سے قبل از وقت خبر دینا۔ تین ہزار کے قریب اخبار غیبیہ پر اطلاع جن پر صحبت میں رہنے والے وقتاً فوقتاً اطلاع پاتے رہے۔ ص ۲۹۷

(ح) جلسہ اعظم مذاہب لاہور کے (ک) مضمون کے متعلق خدا تعالیٰ کی خبر کہ وہ سب مضمونوں پر غالب رہے گا۔ اور اس سے متعلق اشتہار جو حاشیہ میں درج ہے۔

(ب) یہ اشتہار محمد حسین بٹالوی۔ مولوی ثناء اللہ اور عیسائیوں کو قبل از وقت بھیجا گیا تھا۔ ص ۲۹۹ - ۳۰۱ مع حاشیہ

(ط) براہین احمدیہ میں مندرجہ الہام کتاب الولی ذوالفقار علی کی تشریح۔ اللہ اکبر خربت خیبر کے الہام سے ص ۳۳۹

(۲۸) خدا کے چھ طور کے نشان میرے ساتھ ہیں اور ان کی تفصیل۔ ص ۳۰۴ - ۳۱۹

(۲۹) تمام مولوی سجادہ نشینوں اور ان کے ملہم الہامی امور میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیں تو خدا تعالیٰ مجھے فتح دے گا۔ ص ۳۴۱ - ۳۴۲

۴۔ مسیح موعودؑ پر آلاء الٰہیہ

(۱) اولیاء کو جو سرّ الٰہی دیا جاتا ہے وہ مجھ پر مکشوف کیا گیا اور اہل صفا کی روح مجھ میں پھونکی گئی۔ ص ۶

(۲) عمل خیرات کی مجھے توفیق دی گئی اور مجھے مطہر کیا گیا۔ ص ۷۶

(۳) مجھے اپنی بسیار محبت اور اکمل صدق عطا فرمائے۔ اور میری یہ دعا قبول فرمائی کہ میرے بعد اور کسی کو اتنی محبت عطا نہ ہو۔ اور اس سے متعلق الہام۔ ص ۷۶ - ۷۷

(۴) علم قرآن اور اس کے بے حد و بے شمار معارف عطا فرمائے۔ ص ۷۷

(۵) اس نے میرے رتبہ کے متعلق یہ الہامات نازل کئے انت وجیہ فی حضرتی

اختبرتک لنفسی اور دیگر الہامات -
ص ۷۷-۷۸

(۹) مجھے پادریوں کے انتہائی فساد اور مسلمانوں کے ضعف کے وقت حسب وعدہ حدیث مجدد دین کسر صلیب کے لئے مبعوث فرمایا اور فرمایا - انی جاعلک للناس اماماً اور انت منی المسیح ابن مریم -
ص ۷۸-۸۰ و ص ۱۴۲

مسیح موعود اور اعتراضات

دیکھو "اعتراضات"

مسیح موعود اور جنگ

صحیح بخاری کی حدیث یضع الحرب سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود جنگ نہیں کرے گا۔ بلکہ کلماتِ حکمیہ اور آسمانی نشانات دعاؤں اور آسمانی حربہ سے دشمنوں کو زیر کرے گا -
ص ۱۲۷-۱۲۸ نیز دیکھو "جہاد"

مسیح موعود کا زمانہ

ا - بہت سے صلحاء نے چاہا کہ مسیح موعود کا زمانہ پائیں جسے تم دیکھ رہے ہو - مگر وہ بحالت افسوس وفات پا گئے ص ۸۵

ب - مسیح موعود کا زمانہ غلبۂ صلیب کا زمانہ ہے - اسی لئے اس کا کام کسرِ صلیب ہے اور یہی اس کے ظہور کی علامت ہے -
ص ۱۱۶ و ص ۱۱۷ و ص ۱۲۱

ج - بخاری میں لکھا ہے آنے والا مسیح اس امت میں سے ہوگا - اور صلحاء اور اولیاء کے کشف کی رو سے یہی چودھویں صدی اس کا زمانہ ہے - ص ۳۲۲

مسیح موعود اور صالح علماء

بہت سے صالح علماء آپ پر ایمان لائے اُن کی تکفیر کی گئی - اور اُن کی اوصافِ کریمہ کا ذکر اور اُن کے حق میں الہامِ الٰہی - تریٰ اعینھم تفیض من الدمع ..... الیٰ ..... مع الشاھدین - ص ۱۴۰-۱۴۱

مسیح موعود کا حقیقی پیرو

مجھے وہی دیکھتا ہے جو ہوا و ہوس اور تمام آرزوؤں کو چھوڑ دیتا ہے - جو اپنے بیٹے - عورتیں گھر باغ وغیرہ کو یاد کرتا ہے وہ مجھ سے نہیں - ص ۱۴۳

مسیح موعود کے عقائد

دیکھو "عقائد"

مسیح موعود اور آپ کے مخالفین

ا - وہ دو لعنتیں لیتے ہیں - ایک آنحضرت صلعم کے قول دربارہ معنے توفی کی عدم تصدیق - دوسرے لغتِ عرب سے بعد تلاش کوئی مثال نہ پیش کر سکنے کے - ص ۱۵۵

ب - نصائح کہ غلطی سے حق کی طرف رجوع کرنا بہت ہی قابلِ ثواب ہے - تکبر چھوڑ دیں تزکیۂ نفس کریں - اپنے جذبات سے دور ہوں - دنیاداروں کے طریق سے کنارہ کش رہیں وغیرہ ص ۱۶۶-۱۶۸

ج - میں تمہاری خیر خواہی چاہتا ہوں - اور بالا مقام پر پہنچانا چاہتا ہوں - میرے ماننے سے کوئی نقصان نہیں - ص ۱۵۹-۱۶۰

د - بعض مخالف مولویوں کا آپ کے خلاف حکومت میں مخبری کرنا کہ آپ گورنمنٹ کے بدخواہ اور باغی ہیں - اور آپ کا جواب ص ۶۸

مسیح موعود اور عربی زبان

عربی زبان کا علم دیئے جانے کا دعویٰ - ص ۱۵۶ و ص ۲۳۴

مسیح موعود اور مباحثات

آج تبلیغ پوری کردی ہے - آئندہ کے لئے مباحثات سے اعراض کا اعلان - سوائے اسکے کہ سائلین کے سوالات کا جواب دیا جائے اور علماء سے ہمارا یہ آخری خطاب ہے - حاشیہ ص ۲۸۲

مسیح موعود اور آنحضرتؐ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت واخلاص واعتقاد کا ذکر - اور یہ کہ آپؐ کی محبت کے نتیجہ میں میری الہام وانفاس سے تائید ہوتی ہے - ص ۲۸۰-۲۸۱

مسیح موعود اور لوگ

میں اس خدا کا جلال چاہتا ہوں جس کی طرف سے مامور ہوں - جو شخص مجھے بےعزتی سے دیکھتا ہے وہ میرے مامور کرنے والے خدا کو بے عزتی سے دیکھتا ہے - اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اُس خدا کو قبول کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے - ص ۳۲۰-۳۲۱

مسیح موعود اور آپ کے مصدقین

۱ - مکفرین کے مقابلہ میں ایسے لوگ ہیں جن کو عالمِ رؤیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس عاجز کے منجانب اللہ اور صادق ہونے کے متعلق فرمایا - اُن میں سے ایک عبداللہ غزنوی ہیں - اُن کا کشف کہ ایک نور آسمان سے قادیان کی سمت اُترا اور اُن کی اولاد اُس سے محروم رہ گئی - اور اپنے دو خطوں میں قرآنی آیتوں کے ساتھ خوشخبری دی تھی کہ تم کفار پر غالب رہو گے - اور اُن کی وفات کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے انہیں رؤیا میں دیکھا - اور انہوں نے آپ کے دعویٰ کی تصدیق کی - ص ۳۴۳

۲ - سجادہ نشینوں میں سے ایک میاں غلام فرید صاحب چاچڑاں والے پیر نواب صاحب بہاول پور ہیں - اور دوسرے پیر صاحب العلم ہیں جن کے مرید ایک لاکھ سے زیادہ ہیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر آپ کے متعلق دریافت فرمایا - تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - وہ صادق ہے اور اس کی روایت کے راویوں کا ذکر - ص ۳۴۳-۳۴۴

۳ - صاحبزادہ پیر سراج الحق جن کے بزرگوں کے ہندوستان میں ہزارہا مرید ہیں - وہ مع اہلبیت بیعت میں داخل ہیں -

۴ - پھر حاجی منشی احمد جان صاحب لدھیانوی عاجز کے اوّل درجہ کے معتقدین میں سے تھے اب اُن کے تمام صاحبزادے اور گھر کے لوگ بیعت میں داخل ہیں - ص ۳۴۴-۳۴۵

مسیح موعود اور آپ کے مکذبین

درحقیقت ہر شخص جو باخدا اور صوفی کہلاتا ہے اور اس عاجز کی طرف رجوع کرنے سے کراہت رکھتا ہے - وہ مکذبین میں داخل ہے - ص ۶۹

مسیح موعود کی تعلیم دربارہ قرآن و اسلام

ا - قرآن اپنی تعلیموں اور علوم حکمیہ اور اپنے معارفِ دقیقہ اور بلاغتِ کاملہ کی رُو سے معجزہ ہے - موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے معجزات سے ہزارہا درجہ بڑھکر - ص ۳۴۵

ب - قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے - چنانچہ میں اِس میں صاحبِ تجربہ ہوں - ص ۳۴۵

ج - اسلام کسی زمانہ میں اہل کرامت سے خالی نہیں - حاشیہ ص ۳۴۵

د - بجز اسلام تمام مذاہب مُردے اور خدا تعالےٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں - ص ۳۴۶

ھ - زندہ خدا اسلام کا ہے - اسلام اِس وقت موسیٰؑ کا طُور ہے جہاں خداؔ بول رہا ہے - وہ جو نبیوں سے کلام کرتا تھا وہ آج ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے - ص ۳۴۶

مسیح ناصری کی وفات

دیکھو "وفات مسیح ناصری"

مسیحی

دیکھو "عیسائی"

مفتری

ا - خدا تعالےٰ مفتری کو جلد پکڑتا اور اُس کی غیرت اُسے ہلاک کر دیتی ہے - ص ۴۹ و ۵۰ و ص ۱۲۷

ب - توریت - قرآن اور انجیل گواہ ہیں کہ افترا کرنے والا جلد تباہ ہو جاتا ہے ص ۹۳-۹۴

ج - مفتری کے افترا سے یہ مراد ہے - کہ کوئی شخص عمداً اپنی طرف سے بعض کلمات تراش کر یا ایک کتاب بنا کر پھر یہ دعویٰ کرے کہ یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے حالانکہ وہ وحی نہ ہو - حاشیہ ص ۹۳

د - جھوٹے مذاہب جیسے ہندو اور پارسی مذہب یہ ایسے نہیں کہ اُن کا سلسلہ جھوٹے پیغمبر سے چلا ہے - بلکہ اصل حقیقت یہ ہے

قرآن شریف اور تورات سے ثابت ہے کہ فرعون سے باوجود اس علم کے کہ وہ ایمان نہیں لائے گا ۔ ایمان کے وعدہ پر خدا تعالےٰ بار بار عذاب ٹالتا رہا

حاشیہ صـــ ۸-۷

ب ۔ وعید میں ارادۂ عذاب میں تخلف کی وجہ یہ ہے کہ کسی کو سزا دینا دراصل خدا تعالےٰ کے ذاتی ارادہ میں داخل نہیں ہے ۔ اصل الاصول تمام صفاتی ناموں کے چار ہیں جو سورۂ فاتحہ کے شروع میں مذکور ہیں ۔ وہ جُود و کرم پر مشتمل ہیں اور ان کی لطیف تفسیر

حاشیہ صـــ ۸-۱۰

ج ۔ قرآن اور تورات کی رُو سے وعید کی پیشگوئی کی میعاد میں تخلف جائز ہے اور وعید کی میعاد توبہ اور خوف سے ٹل سکتی ہے ۔ اور یونس نبی کی پیشگوئی کی مثال ۔ حاشیہ صـــ ۲۹-۳۱

د ۔ وعید سے متعلق سنّت اللہ یہی ہے کہ اگر کوئی شرط بھی نہ ہو پھر بھی توبہ اور رجوع سے ٹل جاتی ہے ۔ جیسے یونس نبی کی پیشگوئی ۔ صـــ ۲۹۷

وفاتِ مسیح ناصری

۱ ۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جن کتب میں اِس مسئلہ پر بحث کی ہے اُن کے

اسماء ۔ حاشیہ صـــ ۴۸

۲ ۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کی خبر دی ۔ اور یہ کہ وہ واپس نہیں آئیگا مگر بروزی رنگ میں اور وہ تو ہے ۔ اس پر قوم کی تکذیب اور اُن کے مظالم اور فتاوٰی کا ذکر کہ انہیں کوئی سلام نہ کرے نہ ان کا کوئی جنازہ پڑھے ۔ مقابر مسلمین میں انہیں دفن نہ ہونے دیا جائے ۔

صـــ ۸۰-۸۱ و صـــ ۸۳ و صـــ ۱۴۹

۳ ۔ امام مالکؒ اور ابن حزمؒ و امام بخاریؒ اور بہت سے صالحین وفاتِ مسیح کے قائل تھے ۔ صـــ ۸۶ و صـــ ۱۳۲

۴ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بہت سے اہلِ علم جیسے حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر اُن کی وفات کی خبر دی ۔ حدیث میں رجوع کا لفظ نہیں نزول کا ہے اور دونوں میں فرق ۔ صـــ ۱۱۱-۱۱۲ و صـــ ۱۵۱

۵ ۔ خداؔ اور رسولؐ کی وفاتِ مسیحؑ سے متعلق شہادت ۔ صـــ ۱۳۰

نیز دیکھو "توفّی"

۶ ۔ بعض اولیاء نے کہا ہے کہ حیاتِ عیسیٰؑ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بلکہ ابراہیمؑ و موسیٰؑ کی حیات سے کم درجہ پر ہے ۔ صـــ ۱۳۲

تمت